

ابو عاشق

انتخاب مقبول از کلام عاشق رسول ﷺ  
جناب الحاج فقیر ابر شاہ وارثی

امرا کیڈمی

دربار عالیہ وارثیہ

احقر آباؤ معصوم شاہ روضہ مآستان



# سفر عشق

توصیف

تصوف بُکس

سٹا ہوٹل داماد ربار مارکیٹ لاہور ارشد مارکیٹ جھنگ بازار فیصل آباد

03006674752.03007681230



# سوانح حیات

اسم گرامی: الحاج حضرت ابر شاہ وارثی رحمۃ اللہ علیہ

القابات: سید الشعرا۔ ابر رحمت۔ شاعر اہلسنت۔ سرخیل نعت خواناں۔

فانی پنجاب۔ حسان پنجاب۔ مداح حبیب۔ عاشق رسول ﷺ

پیدائش: 1900ء میں جالندھر شہر میں پیدا ہوئے

والد محترم: والد محترم کا اسم گرامی خلیفہ مہر علی قادری

تخلیق مہر۔ مصنف جھوک مہر علی دی۔ تحفہ مہر علی۔ عشق محمدی۔

مجموعہ مہر۔ مہر روشن سزوری۔ سی صرفیاں۔ باراں ماہ۔ وغیرہ وغیرہ

نمونہ کلام:

بھڑکی اگ ہے سینے بیمار دے

جاواں وچہ مدینے میں یار دے

جا کے وچہ بہار گلزار دے

گرد پھراں میں سخی دربار دے



دوسری جگہ فرماتے ہیں.....

مہر علی مسکین دی عرض ہے  
ساتھ عشق رسول دے غرض ہے  
کلمہ پڑھنا رسول دافرض ہے۔ ایہو عاشاں عشق دی طرز ہے۔  
پھر ایک جگہ فرمایا.....

سال باراں تو رو رو کے پیارے ہجر میں آپ کے ہیں گزارے  
والدہ محترمہ: اسم گرامی رحمت بی بی نیک شعار اور تجد گزار تھیں  
حضرت حاجی اکمل شاہ وارثی رحمۃ اللہ علیہ کے ذریعہ داخل سلسلہ  
وارثیہ تھیں اور ان ہی کی تربیت یافتہ تھیں۔

## وصال والد صاحب

حضرت ابر شاہ صاحب ابھی 9 سال ہی کے تھے کہ آپ کے  
والد صاحب کا انتقال ہو گیا۔ والدہ صاحبہ نے حضرت صاحب کی تربیت میں  
رزق حلال اور صدق مقال کا خاص خیال رکھا تھا کیونکہ آپ جانتی تھیں کہ  
علم و حکمت زاید از رزق حلال عشق و رقت آید از رزق حلال



## تعلیم

تعلیم ظاہری میں کسی مدرسے اور سکول میں تعلیم حاصل نہیں کر سکے تھے۔

## امانت اور دیانت

آپ کے عزیز رشتے دار اپنی مانتیں آپ کے پاس رکھا کرتے تھے ہر آدمی کی امانت کے ساتھ اس کے نام کی پرچی رکھ دیتے تھے۔ ہر آدمی کی امانت الگ رکھتے تھے۔ اور عند الطلب اُسی وقت واپس کرتے تھے۔

## مسلک

آپ کا مسلک مندرجہ ذیل رباعی سے ظاہر ہوتا ہے۔  
 ہے حمد ہزار ہزار اسنوں جہیزا کسے دا جنیاتے جایا ای نہیں  
 تے درود اس ہستی پاک تائیں ڈٹھا جہدے وجود دا سایہ ای نہیں  
 چوہاں یاراں توں جان قربان میری ثانی ہو رکوئی جہاں دا آبا ای نہیں  
 فدا حضرت دے ابرنواسیاں توں انت جہاں دے پائے دا پایا ای نہیں

ان چار مصرعوں میں آپ نے توحید و رسالت اور حضور کے



معجزوں کا اقرار کیا اور حضرت پروردگار شریف پڑھنا اپنا فرض منصبی بتایا ہے۔ اس کے بعد چاروں اصحاب کی مدح فرمانے کے بعد اپنے انتہائی عشق کا اظہار فرمایا اور اپنا عشق پنجتن پاک بیان کرنے کے بعد ان کے مرتبوں کا اقرار کیا ہے۔ یعنی انبیاء کرام۔ صدیقین۔ شہدائے عظام۔ عظمت صحابہ کبار شجاعت شہیدان کربلا۔ اولیاء اللہ کا قائل ہونا ثابت کیا ہے۔

## نسبت

بانی سلسلہ عالیہ وارثیہ۔ قبلہ احرام پوشان تجرید۔ کعبہ۔ سرفروشاں توحید سلطان الفقہاء۔ تاجدار تسلیم و رضا۔ مردمیدان۔ منزل عشق۔ عاشق ازلی۔ معشوق بارگاہ لم یزلی۔۔۔ دلہند زہرا۔ جگر۔ گوشہ علی۔ سید الطرفین حاجی سید وارث علی شاہ قدس مسرہ کے خوان نعمت کے پروردہ دست ید الہی کے صوری و معنوی خوبیوں سے آراستہ ظاہری خدو خال کی طرح باطنی حسن و جمال سے پراستہ۔ عاشق جانباز۔ معشوق دلنواز۔ دست بدست جان بجان۔ دل بدل۔ دم بدم حضرت بیدم کے میکدہ سخن کے جام روح افزا سے بھرپور ہو کر حضرت ابر شاہ صاحب وارثی ابر رحمت بن کر بر صغیر ہندو پاک پر چھا گئے اور قریہ بقریہ بستی بستی گلشن گلشن۔ گوہر انوار احمدی برساتا رہا اور اسرار سرمدی کے پھول کھلاتا رہا۔

وارث کی کرامت سے بیدم کی عنایت سے  
اے ابر تجھے حق نے یہ عز و شرف بخشا



## آرزو تمنائے ولی

نہ ہے کشف و کرامت دی ہوس مینوں  
 نہ میں چاہناں ہاں کہ اولیائی مل جائے  
 نہ میں حور و قصور ہی لوڑنا ہاں  
 نہ میں چاہناں ہاں کہ خدائی مل جائے  
 ایہہ دی ہوس نہیں دے دے وچہ میرے  
 کہ میرے نام دی جگ تے دہائی مل جائے  
 صرف ابر دی مولا ایہہ آرزو الے  
 کہ محمدؐ دے در دی گدائی مل جائے

## واقعہ بیعت

ایک شخص نہایت حسین و جمیل نازک مزاج۔ حسن عشق کا دل  
 دادہ۔ انگریز کے دور میں لارڈ صاحب کے دفتر میں ملازم۔ ایک مشاعرے  
 میں حضرت بیدم شاہ صاحب وارثی کے کلام اور انداز بیان سے مجروح ہو کر



- تڑپ اٹھا۔ حضرت بیدم تو چلے گئے مگر اپنے مجروح کو دیوانہ کر گئے۔  
 نوکری چھوڑ دی۔ بیوی چھوڑ دی۔ بیٹے کو چھوڑ دیا۔ سوٹ بوٹ چھوڑ دیا۔  
 سولہ ہیٹ چھوڑ دیا۔ نکٹائی چھوڑ دی۔ عین شباب میں حضرت بیدم کی نگاہ  
 مست نے حیران کر کے چھوڑ دیا۔ یہ ہیں حضرت حیرت شاہ صاحب وارثی  
 جن کے دم قدم کی بدولت حضرت بیدم عالمی جناب قدم رنجہ پنجاب  
 ہوئے اور جالندھر تشریف لائے اور حضرت حیرت نے ابر شاہ صاحب کو  
 اس مجسمہ حسن و عشق کی زیارت کا شوق دلایا۔ جناب ابر دیکھتے ہی فریفتہ  
 ہو گئے۔ یہ حضرت بیدم کی ہی جادو بھری آنکھوں کا اعجاز ہے۔ انہی کی  
 والہانہ کرشمہ سازی کا انداز ہے کہ جنہیں آتا ہے اغیار کو اپنا کرنا اور جب  
 حضرت ابراہان کی جلوہ گاہ ناز میں پہنچے تو تجلی رخ روشن نے ان کے دل کی دنیا  
 کا ہر آگ گوشہ منور کر دیا۔ نظر نظر سے ملی تھی کہ دل نشانہ تھا۔ قرار گھر میں نہ  
 صحرا میں چین سے بیٹھے۔ ہمیں تو موت کا پیغام دل کا آتا تھا۔

ایک دو ملاقاتوں میں ایک دوسرے کے فریضہ ہو گئے اور اپنی  
 اپنی رام کہانیاں سنی اور سنائیں۔ سنی جو میری مصیبت کی داستان تو کہا پھر کہو  
 یہ بڑے لطف کا فسانہ تھا۔ البغرض آپ نے اپنی والدہ محترمہ سے حضرت  
 بیدم کی ملاقاتوں کا ذکر کیا اور انکے دست حق پرست پر بیعت ہونے کی



اجازت چاہی تو والدہ صاحبہ نے بیٹے کی بے چینی اور بے قراری کو دیکھ کر  
 نفس نفس ساتھ چلنے کا فیصلہ کیا۔ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئیں جب  
 آپ کو دیکھا تو چشمہ سراج المنبر کی ضیا پاشیوں سے بے تاب ہو کر قدم  
 بوس ہوئیں اور بے ساختہ آپ کو بیعت ہونے کی اجازت دے دی۔  
 حضرت ابرشاہ صاحب جاتی دفعہ کچھ شرینی اور عطر پہلے ہی ساتھ لے گئے  
 تھے آپ کی نذر کیا اور والدہ صاحبہ نے ایک روپیہ چاندی کا تبرک کے ساتھ  
 پیش کیا آپ نے بیعت فرمانے کے بعد والدہ صاحبہ سے فرمایا یہ روپیہ آپ  
 ہماری طرف سے خود رکھ لیں اور اپنا بیٹا ہمیں دے دیں اور اس طرح  
 حضرت ابرشاہ بنادئے گئے۔

ذره خورشید ہو قطرہ بنے دریا بیدم  
 جس پہ سرکار مدینہ کی عنایت ہو جائے  
 میں بیدم ماہی پایا۔ اوہدی صورت اللہ والی۔ میں دیکھ ہوئی متوالی بن  
 پیتیاں نشہ چڑھایا۔ میں بیدم ماہی پایا۔ میں ابراہاں اس دا برد  
 نت یاد ہاں اسنو کردا۔ جنہیں راہ حق دا دکھلایا۔ جنہیں راہ حق دا دکھلایا  
 بیعت ہوتے ہی قلب و روح میں ایک انقلاب برپا ہوا۔ دل و دماغ کی  
 گرہیں کھلنے لگیں اور حد نظر تک نور کا ایک سمندر ٹھاٹھیں مارنے لگا۔ مکہ



شریف اور مدینہ منورہ کے محراب و منبر سامنے نظر آنے لگے۔ رخ و رخسار کی جگہ واضحی مکھڑے اور والیل زلفوں نے لے لی۔

اور بام یار۔ گنبد خضرا میں بدل گیا اور قلم نے بھی اپنی چال بدل ڈالی نبی پاک کی زیارت کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

نبی جی نے خواب چہ آ کے کملی نوں لٹیاں اللہ

مکھ والضحی دکھلا کے کملی نوں لٹیا واللہ

عشق رسول پاک نے برق رفتاری سے دل و دماغ پر اپنا تسلط جمالیا اور

آپ رات دن حضور کے تصور میں رہنے لگے۔ دنیا و مافی ہا سے بے خبر ہجر

رسول پاک میں ہر وقت انکھیں پر خم رہنے لگیں۔ دوست احباب یہاں تک

کہ بیوی بچوں کا مخیاں تک بھی نہ رہا۔ آپ فرماتے ہیں.....

ہو کملی والے دے غم وچہ کملی میں رو رونت آہیں مارنی آں

تاں لے لے نام اس دا پیارا پیارا میں سینے اپنے نوں پئی ٹھارنی آں

پھرن کلیجے چہ غمدی چھریاں تاں روندی روندی دیاں اکھیاں کھریاں

آہن تے آ نوری تاج والے میں رات دنے ایہہ پکارنی آں

ہجر رسول پاک کا اندازہ کیجئے۔ ابر کرم میں فرماتے ہیں۔



جاول مدینے والے فی کہاں میں دکھاری کئی دن توں  
 کہیں ہجر چہ حضرت پھر کدی اے اک کر ماری کئی دن توں  
 کوئی عیش آرام نہ سجدا اے وچو وچو کالجہ بھجدا اے  
 کسے پاس نہ جی رجد اے تک فی ہاں سواری کئی دن توں  
 کہیں جگدے اس طبیب تائیں سوہنے رب دے پاک حبیب تائیں  
 دیو شربت وصل غریب تائیں لگی ہجر بیماری کئی دن توں  
 بے زر بے پر بے چاری میں دکھاں تے درداں ماری میں  
 ہاں عاجز اوگنہاری میں پئی کرساں زاری کئی دن توں  
 برہوں تھیں جلد سینہ اس ہو یا مشکل ہند وچہ جینا اس  
 گیا بھل سب کھانا پینا اس پھراں ماری ماری کئی دن توں  
 للہ بخشو پاک جمال شاہا کیتا ہجر نے مندڑا حال شاہا  
 ہویاں رو رو اکھیاں لال شاہا کراں انتظاری کئی دن توں  
 کدوں ویکھاں رب لے جاندا اے کدوں روضہ پاک دکھاندا اے  
 کدوں میری آس پو چاندا اے کراں ابر تیاری کئی دن توں  
 حضرت کے بیعت ہونے کے دوسرے سال ہی آپ کی  
 حالت زار عروج عشق میں اپنی انتہا کو پہنچ چکی تھی۔ ادھر حضرت بیدم شاہ



صاحب بھی آپ کی حالت سے آگاہ تھے۔ آپ تشریف لائے اور دیکھا کہ حضرت ابر شاہ صاحب کا عشق اپنے عروج پر ہے۔ آپ نے ابر شاہ صاحب کو نصف احرام عطا فرمادیا اور سب پیر بھائیوں کو ہدایت کر دی کہ ابر شاہ صاحب کو میری جگہ سمجھیں اور ان سے تربیت لیں جس وقت آپ کی احرام پوشی ہوئی جالندھر شہر اور گردونواح کے علاقوں کے اکثر سجادہ نشین۔ خلفا اور خطیب اور فقراء حاضر تھے۔ ایک عجیب سا تھا اور جو چادر آپ کو عطا کی گئی جگہ جگہ اس پر یا وارث کا چھاپا لگا ہوا تھا۔ جالندھر سے واپس دیوی شریف جاتے ہوئے حضرت بیدم شاہ صاحب نے فرمایا کہ بس اب ہمارا یہ آخری پھیرا ہے۔ اور یہ پشین گوئی پوری ہوئی۔ واپسی کے کچھ ہی دنوں بعد 8 رمضان المبارک 1355ھ بمطابق 23 نومبر 1936ء کو آپ کے وصال کی خبر بجلی کی طرح گری اور ابر شاہ صاحب کا صدمے سے برا حال ہو گیا اور آپ کے آخری دیدار کے لئے بھی نہ جاسکے۔ اور رو رو کر انکھیں سرخ رہنے لگیں اور بقول شاعر.....

اشکوں میں رنگینی کیوں ہے اشک میرے رنگیں ہیں کیوں  
 غم سے جگر کا خون ہوا یا دل کا پھپھولا پھوٹ گیا  
 بیدم ان کے جاتے ہی کچھ ایسی حالت زار ہوئی  
 ضبط کی ہمت ٹوٹ گئی اور صبر کا دامن چھوٹ گیا



اور حضور بیدم شاہ صاحب کو شاید پہلے ہی سے معلوم تھا کہ ابرہہ سالہ صاحب  
انکے آخری دیدار کو بھی نہ آسکیں گے۔ فرماتے ہیں۔

اور تو تربت بیکس پہ کوئی کیا روتا۔ ابرہہ بھی آ کے میری خاک پہ گریاں نہ ہوا  
حضرت بیدم شاہ صاحب کا سالانہ عرس مبارک پہلے اپنے مکان پر اور پھر ابرہہ  
کے وصال کے بعد آپ کے مزار شریف پر باقاعدگی کے ساتھ منایا جاتا ہے۔

## حالات

تقسیم ہند سے پہلے بہت کم محافل میلاد ہوا کرتی تھیں۔ اس کی  
کو آپ نے محسوس کرتے ہوئے اس کو عام لوگوں میں رائج کرنے کا بیڑا  
اٹھایا۔ اور اس مقصد کے لئے اپنے گھر پر ہی نوچندی جمعرات کو محفل میلاد  
کرانا شروع کر دی اور یہ محفل میلاد اس قدر مشہور ہوئی کہ دور دراز بستیوں  
اور قریبی گاؤں سے لوگ بڑے شوق سے آپ کا کلام سننے کے لئے آنے  
لگے۔ آپ کے کلام کا سوز گداز اور طرز ادائیگی اس قدر دل نشین تھی کہ اس  
وقت کے بڑے بڑے شعراء اور استاد نعت خوان بھی داد دیئے بغیر نہ رو سکتے  
تھے۔ اس وقت کے ایک استاد نعت خواں نے آپ کی تعریف کرتے  
ہوئے کہا کہ شعر کہنے کو تو لڑکیاں بھی کہہ لیتی ہیں لیکن شعر کی ادائیگی تو کوئی



جناب ابر سے سیکھے۔ آپ تحت الحفظ میں شعر کہتے تھے اور آپ کے شعر بہت ہی سادہ الفاظ میں ہوتے تھے اور بہت جلد سننے والے کی سمجھ میں آ کر دل میں اتر جاتے تھے اور فوراً ایک روحانی کیفیت پیدا ہو جاتی تھی اور دل عشق نبی سے معمور ہو جاتے تھے۔ اس طرح اکثر لوگوں نے آپ کا کلام سننے کے لئے اپنے اپنے گھروں میں میلاد پاک کروانے شروع کر دیئے اور اس طرح شہر کے گرد بستیوں اور قصبوں میں آپ کو بلایا جانے لگا۔ آپ اپنے ساتھ دو چار خوش الحان نعت خواں بھی لے جاتے تھے۔ اکثر گاؤں کے لوگوں کو محفل میلاد کرانے کے طور طریقے سکھاتے تھے۔ دور دراز قصبوں میں جانے کے لئے سواری کا بھی انتظام نہ ہونے کی وجہ سے اکثر لوگ آپ کو گھوڑے پر یا سائیکل پر اور ریتلے علاقوں میں گڈوں پر لے جایا کرتے تھے۔

اس طرح آپ نے گھر گھر قریہ قریہ عشق نبی کی قندیلیں روشن کیں اور ساری زندگی یہی معمول رہا۔ اس طرح پورے پاکستان میں عشق رسول کی شمعیں روشن ہونے لگیں۔ آپ کے دیوان ابر رحمت میں تعارف کے طور پر بلبل گلستان سخن حضرت وزیر الدین صاحب آصف صابری جو کہ خود اردو اور فارسی کے استاد شعراء میں سے تھے لکھتے ہیں۔



حضرت ابرشاہ صاحب وارثی کی ذات بابرکت کسی تعارف کی محتاج نہیں کیونکہ جالندھر اور نواحیات جالندھر میں بالخصوص اور سارے پنجاب میں بالعموم آپ کا شہرہ پھیلا ہوا ہے۔ آپ پنجابی زبان میں مشق سخن فرماتے ہیں یوں تو پنجابی سارے پنجاب میں بولی اور سمجھی جاتی ہے لیکن پنجاب کے بعض حصوں میں اس قسم کی پنجابی بھی رائج ہے۔ جسے عوام الناس سمجھنے سے غاری ہوتے ہیں۔ برعکس اس کے ابرشاہ صاحب کی شاعری اتنی سلیس اور عام فہم ہوتی ہے کہ عوام نہایت آسانی سے سمجھ لیتے ہیں۔ آپ کی شاعری کا آغاز سالہا سال گزرے ہو چکا تھا میرا اپنا خیال ہے کہ کشمیر ایچی ٹیشن سے بہت پہلے شاعری کے میدان میں قدم رکھ چکے تھے۔ تاہم اس وقت آپ کا اتنا جبر چاند تھا۔ جتنا کہ مداح سلطان مدینہ علیہ السلام ہونے اور محبوب العارفین سراج الشعراء لسان طریقت مولانا بیدم شاہ صاحب بیدم وارثی قدس سرہ العزیز کی غلامی میں آنے کے بعد ہوا اور میرا تو کہنا یہ ہے کہ آپ اس وقت تک شاعر ہی نہیں ہوئے تھے۔ تاوقت کہ آپ کو جناب سراج الشعراء رحمۃ اللہ علیہ کی غلامی نصیب نہیں ہوئی تھی۔ یعنی جو کچھ بھی آپ کو حاصل ہوا وہ ان ہی کی خاک پاکی برکت سے حاصل ہوا۔ بقول

مولوی ہرگز نہ شد مولائے روم۔ تا غلامے شمس تبریزی نہ شد



اور میں تو اس طرح سے کہتا ہوں۔

ابر شد ہرگز نہ یکتا درخن - تا غلامے بیدم عالی نہ شد  
امید ہے کہ ہر وہ شخص جو کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر ایمان رکھتا  
ہے۔ دلی ذوق و شوق سے اس مجموعہ کا خیر مقدم کرے گا۔ آخر میں یہ دعا  
کرتا ہوں کہ خدائے عز و جل حضرت کے کلام کو شہرت دوام عطا فرمائے۔  
(آمین ثم آمین)۔ احقر العباد اصف صابری جالندھر شہر

مورخہ ۲۵ جمادی الثانی ۱۳۶۱ھ

ایسے شخص کے حالات زندگی کیا لکھوں جس نے اپنی جوانی میں  
ہی کفن پہن لیا ہو۔ جو مرنے سے پہلے ہی مر گیا ہو۔ جو اپنی موجودگی میں  
اولاد کو یتیم کہتا ہوں۔ جس نے دنیا میں رہتے ہوئے بھی دنیا سے کنارہ کشی  
اختیار کر کے اپنی زندگی کا ہر لمحہ یاد سلطان طیبہ کے لئے وقف کر دیا ہو۔  
جس کا ہر سانس ہجر رسول میں گزرا ہو۔ جس کے کلام سے سامعین کی  
جھولیاں حقیقی گوہر مقصود سے پُر ہو جاتی ہوں۔ جس کے دل آویز نغموں سے  
روح پر کیفیت طاری ہو جایا کرتی ہو۔ جس کی شاعری سے عاشقان مصطفیٰ  
کے دلوں کے گوشے گوشے کو منور کر دیا ہو۔ جس کی زندگی نے لاکھوں  
مشتاقان رسول پیدا کر دیئے ہوں۔ ایسے شخص کی زندگی کے حالات کیا  
لکھوں جس نے مرکز بھی زندہ ہونا ثابت کر دیا ہو۔ ابر فردوس میں آپ کی  
سوانح حیات درج ہے وہاں ملاحظہ فرمائیں۔



## وصال

1956ء میں حج کی سعادت عالیہ حاصل کرنے کے بعد آپ

اکثر گوشہ نشین رہنے لگے۔ آپ ازلی بیمار عشق تو تھے ہی لیکن اس کے ساتھ ساتھ آپ کی بدنی بیماری نے بھی آپ کو مجنوں سے بھی زیادہ نحیف و نزار بنا دیا تھا۔ ایک ایک پسلی چلتے ہوئے نظر آتی تھی۔ آپ کی رگ رگ ذکر ہو میں مصروف رہتی تھی۔ غذا چند لقمے رہ گئی تھی۔ ایک دن فرمانے لگے یارج کے موقع پر خانہ کعبہ میں عرض کی یا مولا اب تو ہمت نہیں رہی۔ شاید میری عرض منظور ہوگئی ہے۔ محفلوں میں جانے کی سکت نہیں رہی۔“ آپ اتنے کمزور ہو گئے تھے کہ رفع حاجت کے لئے آپ کے بستر کے قریب ہی انتظام کرنا پڑا تھا۔ آپ بستر سے اتر کر زمین پر بیٹھ کر آہستہ آہستہ رفع حاجت کی جگہ پہنچتے اور کسی کا سہارا لینا آپ کو پسند نہیں تھا۔ ایک دن میں نے دیکھا کہ آپ بستر پر سیدھے لیٹے ہوئے ہیں اور سفید چادر سر سے پاؤں تک اوپر لے رکھی ہے میں چونکہ باہر سے آیا تھا آپ کو اس حالت میں دیکھا ایک دھچکا لگا آپ کے قریب کھڑے ہو کر سینے اور پیٹ کی طرف غور سے دیکھنے لگا کہ سانس آرہی ہے یا نہیں۔ معلوم ہوا سانس نہیں



آ رہی۔ دم بخود کھڑا ہو گیا۔ دیکھتا ہوں کہ ایک میز پر تھرماس رکھا ہوا ہے اور اس پر ایک چڑیا بالکل ساکت اور بے حس بیٹھی ہے کبھی چڑیا کو اور کبھی آپ کے پیٹ کی طرف دیکھتا تھا نہ تو چڑیا حرکت کرتی تھی اور نہیں آپ کی زندگی کے کوئی آثار نظر آتے تھے۔ اتنے میں باہر کے دروازے پر کسی نے دستک دی۔ میں نے جلدی سے جا کر دروازہ کھولا۔ کہ دوبارہ دستک ہونے سے آپ کہیں اٹھ نہ جائیں۔ دروازہ کھولا باہر عصیم نعت خواں آپ کی عیادت کے لئے آیا تھا۔ میں نے کہا آپ سو رہے ہیں۔ وہ چلا گیا۔ واپس آیا تو آپ نے پوچھا کون تھا۔ میں نے بتا دیا اور جلدی سے تھرموس پر بیٹھی ہوئی چڑیا کی طرف دیکھا مگر وہ تو وہاں نہیں تھی۔ اتنے میں آپ نے مجھ سے پوچھا تو کہاں چلا گیا تھا۔ تو نے وقت پر دوائی نہیں پلائی۔ دوائی آپ کو میں اپنے ہاتھ سے آپ کے منہ میں ڈالا کرتا تھا۔ خیر دوائی پلانے کے بعد تنہائی میں بیٹھ کر یہ سوچ رہا تھا کہ شاید آپ نے اپنی روح کو چڑیا بنا کر تھرموس پر بیٹھا دیا ہو کہ یہ دیکھنے کے لئے کہ روح کو بدن سے نکال کر واپس جسم میں داخل کیا جاسکتا ہے۔ پتہ نہیں یہ کیسا خیال تھا۔

آپ نے اپنے انتقال سے تقریباً 2 ماہ پہلے ہی بتانا شروع کر دیا تھا کہ ایک دن مجھ سے کہنے لگے کہ جب میں مر جاؤں۔ اتنا کہنا تھا کہ



میں رونے لگ گیا۔ آپ نے فرمایا یاں میں مرنے تو نہیں لگا میں تو صرف بتانا چاہتا ہوں کہ جب کو وارثی فقیر انتقال کر جاتا ہے تو اسکو کفن نہیں پہناتے ہمارا یہ احرام کفن ہی ہوتا ہے۔ جس طرح ہم زندگی میں پہنتے ہیں ایسے ہی پہنانا اور قبر ڈاٹ والی بنانا اور اس میں کھڑا ہو کر دیکھ لینا کہ جب میں حضور تشریف لائیں تو میں کھڑا ہو سکوں یہ نہ ہو کہ میں بے ادبوں میں ہی مارا جاؤں اور زمین قبر کی زخیز ہو۔ عام قبرستان میں دفن نہ کرنا اور یہ رکھو کہ عاشق کی لاش کو کوئی درند پرند نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ اور دیوی شریف سے آئی ہوئی چادر اور حضور بیدم شاہ صاحب والی چادر میرے ساتھ رکھ دینا۔

ایک رات بابا امام بخش سائیکلوں والے نے بابو نعمت علی وارثی صاحب اور اس حقیر راقم الحروف کو باہر بلوایا اور سائیکلوں کے ایک ڈبیر کی طرف اشارہ کر کے کہنے لگے کہ اس کو اس طرف لے جاؤ۔ آٹھ دن سائیکل اور لوہے کے موٹے سنگل اور ان میں لگے ہوئے چائنا کے تالے ایک اچھا خاصا وزن کیسے گھسیٹا جاسکتا تھا۔ مگر پھر بھی ہم گھیٹ گھیٹ رقلے کی موڑ تک لے گئے۔ جب تھک جاتے تو میں بابا جی سے کہتا کہ بابا جی جو اصل بات ہے وہ بتاؤ۔ ہم آپ کی اس بات کو سمجھ نہیں سکتے ہیں۔ مگر آپ اشارے سے بتاتے کہ اودھر لے جاؤ۔ حضرت صاحب کو دفن کرنے کے



بعد یہ بات سمجھ میں آئی کہ باباجی کا اشارہ یہ تھا کہ ابر شاہ صاحب کو بوہڑ گیٹ والے قبرستان کی طرف نہ لے جانا بلکہ دولت گیٹ کی طرف لے جانا۔ خیر رات کے چار بجے تک ہم سائیکل گھسیٹے رہے۔ تنگ آ کر ہم دونوں نے باباجی سے کہا ہماری سمجھ میں آپ کی بات نہیں آئی ہم جا کر سونے لگے ہیں اور سائیکلوں کو وہیں چھوڑ کر گھر آ کر لیٹ گئے ابھی چند منٹ ہی گزرے ہونگے کہ رونے دھونے کی آوازیں آنے لگیں۔ دوڑ کر گئے تو دیکھا کہ حضرت صاحب کا سر زمین پر اور دھڑ اور ٹانگیں چار پائی پر ہیں اور ہاتھ اگے کی طرف جیسے کسی کے قدموں پر ہاتھ اور سر رکھا ہو۔ معلوم ہوا کہ وقت آخر حضور ﷺ تشریف لائے ہیں۔ اور آپ تیزی سے قدم بوس ہوئے اور آپ کے قدموں میں جان جان والے کے سپردی۔

تو آئے تجھے دیکھوں اور جاں سے گزر جاؤں

اس آس پہ زندہ ہے اب تک تیرا شیدائی

بابو نعمت علی صاحب اور میں نے آپ کو اٹھایا اور بستر پر لٹا کر ہاتھ پاؤں درست کئے منہ قبل رخ کیا اور کھلی ہوئی آنکھوں کو بند کر دیا۔ اس وقت سارا مکان گلاب کی خوشبو سے بھر پور تھا۔ 4 جولائی 1963ء کا دن تھا۔ صفر کی 11-12 کی درمیانی رات اور صبح صادق کا وقت تھا۔



درکوائے تو عاشقان چناں جاں دہند کہ انجا ملک الموت نہ گنجد ہرگز  
 حیف در چشم زدن صحبت یار آ خرشد۔ روئے گل سیر نہ ویدیم و بہار آ خرشد  
 بحمد اللہ کہ ان کے در پر نکلی جان سجدے میں جو ڈوبا بھی تو بیڑا ساحل مقصود پر  
 اپنا۔ تقریباً دو دن تک آپ کو دفنایا نہیں گیا آپ کی وصیت کے مطابق قبر  
 کے لئے جگہ کی تلاش تھی۔ اسی دوران کچھ گھنٹے آپ کے چہرہ مبارک پر  
 انتظار اور حیرانی کی کیفیت کے آثار تھے۔ اس کے بعد چہرے پر مسکراہٹ  
 کھل اٹھی۔ اور ہر چھوٹے بڑے کو مسکراہٹ صاف نظر آتی تھی۔ جیسے کوئی  
 منزل مقصود پا کر مسکراتا ہے۔ یا پھر دوست اپنے دوست کو پا کر مسکراتا ہے۔  
 دوسرے دن 10 بجے کے قریب جنازہ اٹھانے لگے تو میں نے دیکھا کہ  
 آپ کی دونوں آنکھیں کھلی ہیں میں نے بے اختیار آپ کی پیشانی پر بوسہ  
 دیا۔ آپ کو دفنانے کے بعد مجھے خیال آیا کہ بابونعت علی وارثی صاحب نے  
 ہاتھ پاؤں درست کرنے کے بعد آنکھیں بند کر دی تھیں اور پھر مجھے یاد آیا  
 کہ حضرت مولانا سردار محمد صاحب محدث اعظم نے اسی طرح دائیں آنکھ  
 کھول کر دیکھا تھا۔ حضرت ابر شاہ صاحب نے مولانا سردار محمد صاحب کی  
 وفات کے متعلق مرثیہ میں بھی اس بات کا ذکر کیا ہے۔ آپ نے دونوں  
 آنکھیں کھول کر یہ ثابت کر دیا کہ شہید عشق کبھی نہیں مرتے۔ جنازہ اٹھا کر



دروازے سے باہر نکلے تو دور سے سید شوکت حسین گیلانی صاحب۔ سجادہ نشین حضرت موسیٰ پاک شہید آرہے ہیں۔ جنازہ رکھ کر آپ کو زیارت کرائی گئی۔ آپ کے چہرے پر مسکراہٹ دیکھ کر بے اختیار ان کے منہ سے نکلا کیوں نہ مسکرائیں۔ آپ غوث پاک کے عاشق تھے۔ اور عاشق رسول تھے۔ کیوں نہ مسکرائیں۔

## جنازہ

حضرت ابر شاہ صاحب نے مجھ حقیر کو وصیت کی تھی کہ میرا جنازہ اول تو مولانا سردار محمد صاحب کے خلیفہ جناب عبدالقادر صاحب پڑھائیں اگر وہ فیصل آباد سے نہ آسکیں تو پھر جناب سید فتح شاہ صاحب شاہ دانا شہید والے جنازہ پڑھائیں۔ جناب عبدالقادر صاحب تو نہیں آسکے مگر سید فتح شاہ صاحب اس وقت موجود تھے کیونکہ انکو وصیت کا ذکر کر دیا گیا تھا۔ جب سید فتح شاہ صاحب کو جنازہ پڑھانے کو کہا گیا تو آپ نے فرمایا کہ سید شوکت حسین گیلانی صاحب کی موجودگی میں جنازہ نہیں پڑھا سکتا۔ گیلانی صاحب جنازہ پڑھائیں۔ گیلانی صاحب نے فرمایا کہ وصیت آپ کے متعلق ہے اس لئے میں نہیں پڑھا سکتا۔ فتح شاہ صاحب نے فرمایا کہ میں آپ کو اجازت دیتا ہوں کہ آپ پڑھائیں۔ گیلانی صاحب نے



فتح شاہ صاحب سے کہا کہ پھر آپ میرے پیچھے کھڑے ہوں۔ اس طرح گیلانی صاحب نے جنازہ پڑھایا۔ یہ تھا ایک دوسرے کا احترام۔ آپ کو اشرف آباد کالونی میں ذاتی زر خرید زمین میں دفنایا گیا۔ آپ کی وفات کے تقریباً 2 سال اور 2 ماہ کے بعد طوفانی بارشوں کے باعث قبر میں پانی داخل ہونے کی وجہ سے قبر کو کھولنا پڑا۔ اور دنیا نے دیکھا کہ آپ کا جسم بالکل صحیح و سالم حالت میں پڑھا ہے۔ آپ کے بازو اور ٹانگوں کو تھوڑا اوپر اٹھا کر دکھایا گیا اور سر کے نیچے ہاتھ رکھ کر حرکت دے کر دکھایا گیا۔ قبر میں حضرت صاحب کے پاؤں سے ذرا دور پانی کی نمی دیکھی گئی۔ کفن اور پھولوں کی تازگی دکھائی دیتی تھی اور آج بھی اکتوبر 2005ء تک سینکڑوں لوگ موجود ہیں جنہوں نے اپنی آنکھوں سے یہ نظارہ دیکھا۔ زندہ عشق نہ مرد است و نیرد ہرگز لایزال بود ایں زندگی و لم یزدلی۔ ان نخی و نمیت و نحن الوارثون O

## پسماندگان و دیگر احباب

آپ کی والدہ اور آپ کی زوجہ کا انتقال ہو چکا ہے۔ پانچ لڑکوں اور چار لڑکیوں میں سے آپ کے بڑے صاحب زادے محمد اشرف اور بڑی صاحبزادی محمودہ اور دوسری دو۔ کنیز فاطمہ اور اکبری بیگم بھی انتقال کر چکی ہیں۔ چوتھی بیٹی اختر بیگم اس حقیر کی زوجہ بفضل تعالیٰ حیات ہیں۔



صاحبزادوں میں محمد انعام وارث المعروف محمد اکرم وارثی، حاجی محمد افضل وارثی، حاجی محمد اجمل وارثی، حاجی محمد انور وارثی اللہ کے فضل و کرم سے بقید حیات ہیں۔ آپ کے تین بھائی اور ایک بہن تھی۔ عبدالغنی وارثی۔ محمد صدیق وارثی۔ غلام محمد وارثی۔ اور بہن وزیراں بی بی فوت ہو چکے ہیں۔ عبدالغنی صاحب کی اولاد بھی صاحب اولاد ہے۔ جناب محمد صدیق صاحب لا ولد تھے اور جناب غلام محمد وارثی کی اولاد بھی صاحب اولاد ہے۔

راقم الحروف کے چھوٹے بھائی قیصر محمود وارثی نے اس کتاب کی تیاری میں ہر طرح سے تعاون کیا ہے۔ آپ کے دوست اور چغت چچا محمد رمضان صاحب قادری الوارثی صاحب آپ کے بچپن کے دوست تھے۔ انکی اولاد بھی صاحب اولاد ہے۔ اور دوسرے دوست جناب حاجی غلام محمد وارثی جو کہ محمد امین وارثی صاحب کے والد ہیں ماشاء اللہ حیات ہیں اور امین وارث صاحب کی زوجہ حضرت صاحب کی نواسی ہیں اور صاحب اولاد ہیں اور گوجرے میں جناب نور شاہ صاحب وارثی آپ سے دست بیعت اور صاحب احرام اور کامیاب فقیر تھے۔ ان کی اولاد نے سلسلہ کو قائم رکھا ہے۔ آپ کے پسندیدہ فقیر کامل نادر روزگار درویش۔ مجدد سلسلہ وارثیہ مرد



مجاہد صاحب عزم عظیم۔ عاشق رسول کریم۔ حضور حاجی قاضی عزت شاہ  
وارثی رحمۃ اللہ علیہ جن کا وصال 21 رجب بمطابق 7 ستمبر 2004ء کو ہوا  
حضرت ابر شاہ صاحب وارثی کی دور بین نگاہ نے قبلہ عزت شاہ صاحب  
کے مقام کو ایک نظر میں ہی بانپ لیا تھا اور زمانہ مرض الموت میں ہی اپنے  
خاندان کو اپنی اولاد اور روحانی اولاد کو آپ کے سپرد کر دیا تھا۔ قربان اس  
مرد شہید وفا کے جس نے اپنی ذمہ داری زندگی کے آخری لمحوں تک پوری  
فرمائی۔ اور ایک زمانہ اس بات کا گواہ ہے۔ جو مقام حضرت کی نگاہ میں اہل  
ملتان کا تھا وہ صرف حضرت ابر شاہ صاحب کی وجہ سے ہی تھا۔ ایک جگہ  
اپنے شفقت نامے میں تحریر فرماتے ہیں کہ ”باقی رہا میرا ملتان شریف آنا  
جانا گرمی ہو یا سردی حضرت کی محبت کا سلسلہ ہے کسی دوسری ذات پہ  
احسان نہیں یہ تو میری اپنی ذاتی بات ہے۔ میں کسی کو خوش کرنے نہیں ملتان  
جاتا صرف حضرت ابر شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ کی محبت تعلق کی وجہ  
ہے وہ جب مجبور کرتے ہیں ملتان حاضری کے لئے آنا پڑتا ہے آئندہ بھی  
یہی احوال رہے گا۔ کسی دوسرے کی وجہ میرا آنا جانا نہیں ہو سکتا۔“ اسی خط  
میں قبلہ ابر شاہ صاحب کے مقام کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ ”ہماری نظر  
میں ملتان دارالامان مدینہ اولیا میں حضرت کا قیام صاحب ولایت کا ہے۔



اب بھی حضرت ثنائے رسول اللہ کا مقام محفوظ رکھتے ہیں۔ آپ کے آستانے پر حقیقت کو سامنے رکھنا پڑے گا۔ ایک خط میں حضرت صاحب کے متعلق تحریر فرماتے ہیں..... روحانیت ایک مخصوص قوت کا نام ہے جس کا تعلق محبت سے ہے یہ جس وجود میں نصیب ہو کر عطا ہوتی ہے اس کے اندر نشست و برخاست میں ایک انقلاب آ جاتا ہے اور وہ انقلاب اتنا پھیلا کہ بعد از وصال لحد کے ذرات سے سوز و گداز کی آوازیں بلند ہوتے ہوئے سنائی دیتے ہیں اور یہی کیف آپ کے (راقم الحروف کے) قریب حضرت ابرشاہ صاحب وارثیؒ کے مزار مقدس کی کیفیات کا ”توجہ فرماویں۔“

## حضرت عزت شاہ صاحب کی نوازشات

حضرت ابرشاہ صاحب کی قل خوانی سے شروع ہو کر آپ کے وصال تک محیط ہیں۔ جب آپ قل خوانی پر تشریف لائے تو اپنے ہمراہ لنگر کا سامان خورد و نوش لے کر آئے تھے اور قل شریف گویا آپ کا پہلا عرس تھا۔ جس کی ابتداء آپ نے فرمائی۔ قبر مبارک کا سالم تعویذ سنگ مرمر کا آپ نے بھیجا۔ مزار پاک کی بنیاد اپنے دست شفقت سے رکھی اور اس طرح



مزار شریف کی تعمیر کا سلسلہ آپ نے اپنے ذمہ کرم پر لیا اور پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ یہ مختصر بیان دریا کو کوزے میں بند کرنے کے مترادف ہے۔ تفصیل اس اجمال کی انشاء اللہ عنقریب دوسرے موقع پر عرض کروں گا۔ خادم خاص کا لقب سلطان الفقرا جناب قبلہ عزت شاہ صاحب کا عطا کردہ ہے۔

خادم خاص

ذاکثر احسان وارث اثر و ارثی

حمد

حمد اہد دی کرنی جے بیان اے دل تے اک بار محمد وانا نام لے لے  
ایسے نام اندر حمد اں ساریاں نے بس ایہ نام توں نال احترام لے لے  
حمد اں والے نوں چاہیں جے شاد کرنا تے محمد دے در دا گدا ہو جا  
ابر خوشی حضور دی ایہد نے وچہ اے کہ چوہاں یاراں دے اکھاں تے گام لے لے



## ولادت

بطرز:- یہ کس نے نگاہوں سے ساغرِ پلا کے خودی پر میری بخودی بن کے پھائے

خوشی ہر طرف گھر بہ گھر ہو رہی ہے فلک پر بھی رحمت کے بادل ہیں پھائے

کرو پیش مل کر درودوں کے گجرے کہ ہیں مصطفیٰ آج دنیا میں آئے

فضائیں موافق ہوائیں موافق بہاریں موافق گھنائیں موافق

کرم ہی کرم ہے کہ حق نے ہمارے ہیں برسوں کے سوئے مقدر جگائے

چمن سب ہیں مہکے شجر سب ہیں لہکے۔ وہ چٹکی ہیں کلیاں وہ بلبل ہیں چمکے

یہ رحمت کی ہر سو ہوا چل رہی ہے دلوں کے قدرت نے غنچے کھلائے

امیر و ہمیں خوشیاں فقیروں میں خوشیاں اسیروں میں خوشیاں ظہیروں میں خوشیاں

کہ وہ خاتم الانبیاء بن کے رحمت زمانے میں ہیں آج تشریف لائے

گرا منہ کے بل لات منات ٹوٹا ہبل بھی ہوا چور عزہ بھی پھوٹا

ہوا سرد آتشکدہ اور شیطان ہے روتا پہاڑوں میں منہ کو چھپائے

یہ ختم رسل ہیں یہ شمع سبل ہیں یہ باعث کل ہیں یہ وحدت کے گل ہیں

کرو جان قرباں اے ابران پر انہوں نے ہیں برسوں کے اجرے بسائے



## مائی حلیمہ

محمدؐ نوں جھولا جھلاوے حلیمہ  
 خوشی دے پئی گیت گاوے حلیمہ  
 کدی پلہ چک چک کے مکھرے نوں دیکھے  
 کدی لوری دے دے سلاوے حلیمہ  
 محمدؐ دی دائی بنائی خدا نے  
 نہ جامے چہ پھلی سماوے حلیمہ  
 ہے گھر وچ میرے دونوں عالم دی دولت  
 ایہ کہہ کے تے لڑیاں او پاوے حلیمہ  
 ملی نہ کسے نوں جو نعمت اوہ پائی  
 شکر حق دا لکھ لکھ بجاوے حلیمہ  
 دل و جان تھیں پتلے او نور دے توں  
 ہاں قربان بس ہندی جاوے حلیمہ  
 کدی تھا پڑے اللہ اللہ جی کہہ کے  
 کدی ابر پکھا پلا وے حلیمہ



## دیگر ولادت

بطرز: ڈھلک ڈھلک وہیڑے آویں مینڈھے یارا

ہوئیاں نے جگ رشنیاں مینڈھے یارا،

آون تیرے تھیں مینڈھے پاک محمد

اُجڑی دنیا آن بسائی سب نے گھر گھر عید منائی

رحمتاں برکتاں آئیاں مینڈھے یارا آون تیرے تھیں مینڈھے پاک محمد

تارے اُپروں فلک تمامی جھک جھک کے پئے دین اسلامی

قدرتاں رب دکھلایاں مینڈھے یارا آون تیرے تھیں مینڈھے پاک محمد

دعا حکم جو خالق باری کرنے نوں تینڈی خدمتگاری

جنت تھیں حوراں آئیاں مینڈھے یارا آون تیرے تھیں مینڈھے پاک محمد

آئیاں نے باغاں وچ بہاراں کھلیاں ہر پاسے گلزاراں

رحمت جھڑیاں آلائیاں مینڈھے یارا آون تیرے تھیں مینڈھے پاک محمد

پائی رہائی کل اسیراں پلٹ دکھایاں رب تقدیراں

اندیاں سبھنان نے پائیاں مینڈھے یارا آون تیرے تھیں مینڈھے پاک محمد



بت خانے وچہ پئی ویرانی شیطان نوں وی ہوئی حیرانی

دیتاں رو رو دو ہائیاں مینڈے یارا۔ آون تیرے تھیں مینڈے پاک محمد

ملک فلک دے آن تمامی پڑھن درود تے دین سلامی

گردناں سب نے جھکائیاں مینڈے سیار آون تیرے تھیں مینڈے پاک محمد

ابر کرم دے ہر سو چھائے چھم چھم چھم چھم مینہ برسائے

اُجڑیاں جھوکاں نے وسائیاں مینڈے یارا۔ آون تیرے تھیں پاک محمد

## تضمین درود شریف

بلغ اعلیٰ بکمال کشف الدجے بحمالہ

حسنت جمیع و خصال صلو علیہ و آلہ

تیرے صدقے کبل والیا دونوں جگ دیا رکھوالیا

نوری مکھ توں جس نوں دکھالیا ایہو ورد ہے اس نے پکالیا

بلغ اعلیٰ بکمال کشف الدجے بحمالہ

حسنت جمیع و خصال صلو علیہ و آلہ



گیا عرش تے جو توں پیار یا  
تن من سی حوراں نے وار یا  
بلغ اعلیٰ بکمال

حسنّت جمیع و خصال

تیرے ناز رب ہے اٹھا وندا  
جو کہیں توں سو ہے بنا وندا

بلغ اعلیٰ بکمال

حسنّت جمیع و خصال

گیا وچ جو باغ نعیم دے  
آ آ کے نال تعظیم دے

بلغ اعلیٰ بکمال

حسنّت جمیع و خصال

لو و سن ایہہ ابر دی التجا  
ایہنوں وچ مدینے لو و بلا

بلغ اعلیٰ بکمال

حسنّت جمیع و خصال

تیرے اوپروں نور ستار یا  
نالے سب نے سی ایہہ پکار یا  
کشف الدجے بجمال

صلو علیہ و آلہ

تینوں لاڈ تھیں ہے بلا وندا

تینوں نت درود پجا وندا

کشف الدجے بجمال

صلو علیہ و آلہ

توں محبوب رب کریم دے

سی ایہ پڑھدے جھونکے نسیم دے

کشف الدجے بجمال

صلو علیہ و آلہ

تینڈے در دا ہے ایہ شاہا گدا

پڑھے روخے تے ایہہ صبح و مسا

کشف الدجے بجمال

صلو علیہ و آلہ



# کلمہ شریف

کلمہ نبی دا پڑھ لے پیارے لا الہ الا اللہ  
 لا الہ الا اللہ محمدؐ عربی رسول اللہ  
 ہے دو جگ دا مختار نبی کل نبیاں داسردار نبی اتے دامت دا غم خوار نبی  
 کلمہ نبی دا پڑھ لے پیارے لا الہ الا اللہ  
 جنہوں عرش تے رب نے بلایا سی جبرائیل براق لباسی جا کے پلک دیو چہ جو آیا سی  
 کلمہ نبی دا پڑھ لے پیارے لا الہ الا اللہ  
 نبی معجزے عجب دکھائے نے سکے دھینگراں نوں پھل لائے نے بھلے بھلکے رستے پائے نے  
 کلمہ نبی دا پڑھ لے پیارے لا الہ الا اللہ  
 نبی اچیاں شان والا اے جس کیتا جگ اجالا اے رحمت دا دو شمالا اے  
 کلمہ نبی دا پڑھ لے پیارے لا الہ الا اللہ  
 نبیوں نال نبی بے لاویں توں وچ دو جگ دے تر جانویں توں وچہ جنت ڈیرہ لاویں توں  
 کلمہ نبی دا پڑھ لے پیارے لا الہ الا اللہ  
 لکھل اجڑے آن بسائے نبی ڈبے بیڑے بنے لائے نبی تے غلام آزلو کرائے نبی  
 کلمہ نبی دا پڑھ لے پیارے لا الہ الا اللہ  
 جبرائیل جہد لہیان ہوئے لے عاشق خود رحمان ہوئے ساتھوں صفت کی اسدی بیان ہوئے  
 کلمہ نبی دا پڑھ لے پیارے لا الہ الا اللہ  
 جو جند نبی تو وار گئے بن جنت دے مختار گئے خود تر گئے ہو راں تار گئے  
 کلمہ نبی دا پڑھ لے پیارے لا الہ الا اللہ  
 پا نال محمدؐ پیار میاں کرتن من جاٹار میاں ایہہ کرے ابر پکار میاں  
 کلمہ نبی دا پڑھ لے پیارے لا الہ الا اللہ  
 کلمہ نبی دا پڑھ لے پیارے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ



# میرا سلام

بر طرز: تیرا غم رہے سلامت

طیبہ کے راہی پیارے میرا سلام کہنا  
 رگ رگ میری پکارے میرا سلام کہنا  
 در مصطفیٰ پہ جا کر قدموں میں سر جھکا کر  
 رو رو کے اے پیارے میرا سلام کہنا  
 تجھے دور سے نظر جو آئے وہ سبز گنبد  
 اور دلربا مینارے میرا سلام کہنا  
 آنکھوں سے چوم جالی وہ سہانی نور والی  
 حضرت کے جا دوارے میرا سلام کہنا  
 قدموں کو تیرے چوموں اور گرد تیرے گھوموں  
 جاؤں میں تجھ پہ وارے میرا سلام کہنا  
 پتا میری سنا کہیں بھول ہی نہ جانا  
 کر کر کے واں نظارے میرا سلام کہنا



روشنے کے دائیں بائیں روشنے کے آگے پیچھے

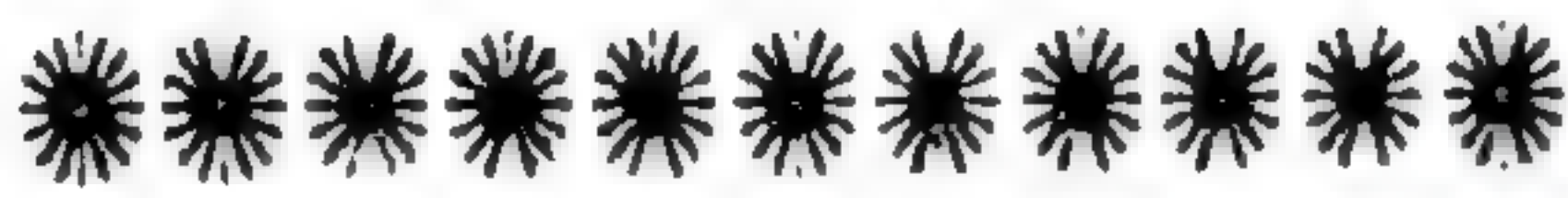
پھر پھر کے خوب سارے میرا سلام کہنا

ہوگا احسان تیرا، لے پیغام میرا

سن لے میرے یہ نعرے میرا سلام کہنا

تو مثال ابرو کر اور دست بستہ ہو کر

جھک جھک کے اے پیارے میرا سلام کہنا

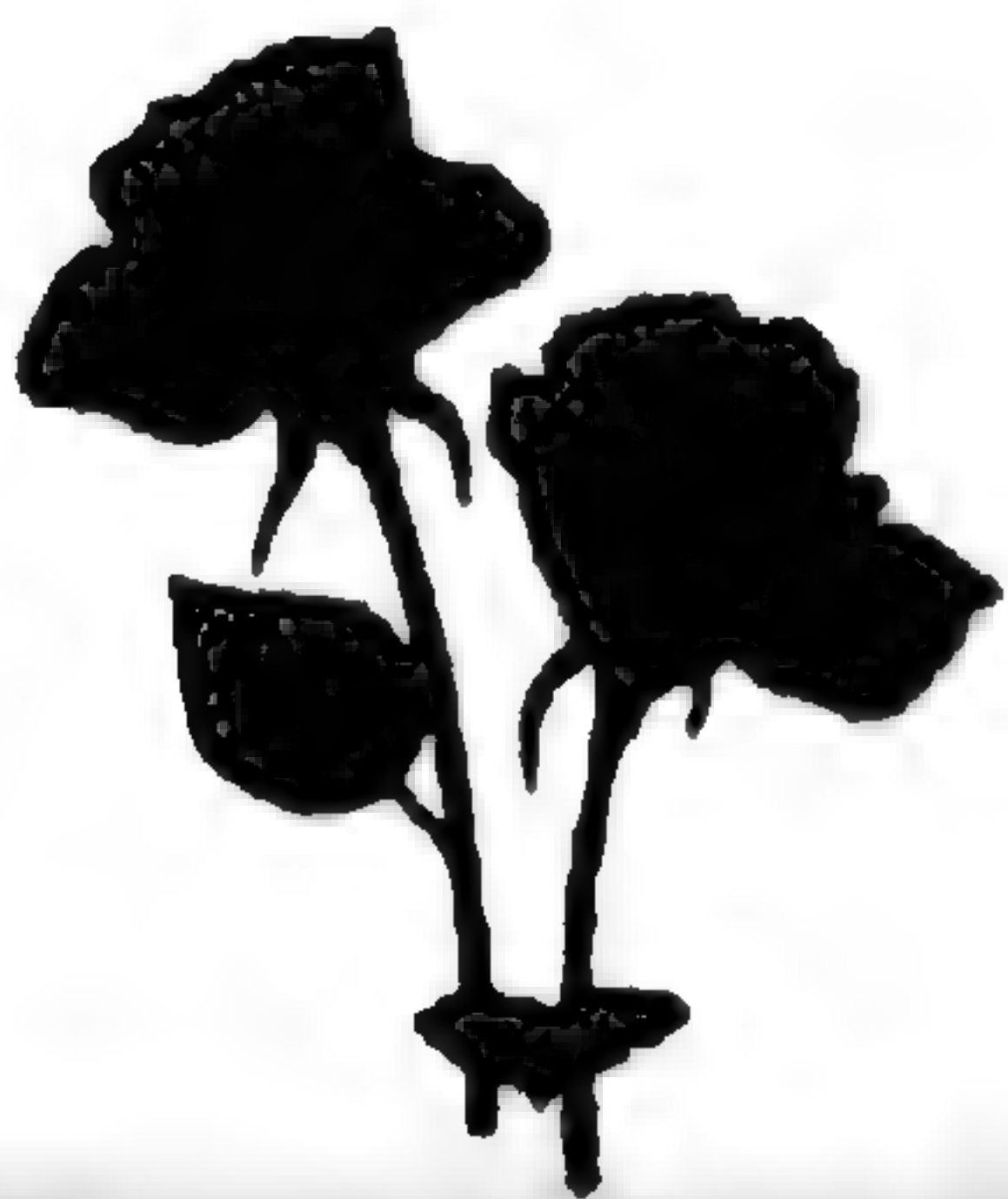


ایسا عشق وچہ کرتوں کمال حاصل کہ یار یار کردا خودتوں یار ہو جا

ہر جا او سے نوں جان موجود پر توں ذبح لادی نال تلواری ہو جا

ہو کے جذب اوہ قطریا وچہ دریا بس عین دریا بے کنار ہو جا

اپنے آپ نوں خاک وچہ وائیڈ دانے ابر میت کے بس گلزار ہو جا





## شان پنچتن

دو جگ دے سب درباراں تھیں دربار ہے اعلیٰ پنچتن دا  
 اللہ دا چاہون والا اے ہر چاہون والا پنچتن دا  
 ہے شہر علوم نبی سرور اس شہر دا خاص در حیدر  
 اک لخت جگر دو نور نظر ہے شان نرالا پنچتن دا  
 ایہہ توڑ دکھاون زنجیراں ایہہ پلٹ دکھان تقدیراں  
 مخلوق کی بلکہ ہے شیدا خود حق تعالیٰ پنچتن دا  
 ہے ابتداء دوہاں جہاناں دہی تاں کان ہے، ساریاں شاناندی  
 نزدیک خدا دے سبھناں تھیں ہے رتبہ بالا پنچتن دا  
 اس جگ تے بھی اس جگ تے بھی ہاں خاک تے بھی افلاک تے بھی  
 گلزاراں باراں وچ ہر سو ہے سب اجیالا پنچتن دا  
 ہو شیار جو ہن دیوانے ہن بن پیتیاں سب مستانے ہن  
 اک جھلک کدی دکھلا جاوے ہاں بے متوالہ پنچتن دا  
 جیہدا پنچتن نال پیار نہیں اوہدے کلمے دا کچھ اعتبار نہیں  
 اے ابر ذرا قرآن وچوں پڑھ دیکھ توں حالا پنچتن دا



## چار یار

ایہہ نام لیاں کھلے دل دی کلی    ابو بکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و علیؓ  
 ایہہ ہن نبی دے خاص ولی    ابو بکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و علیؓ  
 ایہہ تھم اسلام دے ہن چارے    اینہاں ڈبے بیڑے ہن تارے  
 ایہہ ہن کریندے بھلی و بھلی    ابو بکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و علیؓ  
 ایہہ صدق و عدل وچ ہن بالا    تے حیا و شجاعت وچ اعلیٰ  
 ایہہ کامل ہن وچ خفی و جلی    ابو بکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و علیؓ  
 اینہاں کوٹ کفر دے توڑے نے    اتے منہ کفار دے موڑے نے  
 رہے خلق خدانت در تے کھلی    ابو بکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و علیؓ  
 جو اینہاں دا جان نثار بنے    او خاص نبی دا یار بنے  
 ایہہ دس دے ہن جنت دسی گلی    ابو بکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و علیؓ  
 بن ابر چوہاں دے در دا گدا    کر یاد چوہاں نوں صبح و سدا  
 اس درد تھیں رحمت آوے چلی    ابو بکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و علیؓ



## لکھدے

اے قلم محمد وی شان اندر جو وی توں چاہیں سر بُھکا لکھدے  
 لکھدے باعث ہر دوسرا چاہے۔ چاہے توں ختم الانبیاء لکھدے  
 ابتدا لکھدے انتہا لکھدے مصطفیٰ لکھدے مجتبیٰ لکھدے  
 لکھدے شمس الضحیٰ بدر الدجا چاہے توں نور کبریا لکھدے  
 لکھدے دافع رنج و بلا چاہے۔ چاہے شافع روز جزا لکھدے  
 رہنما لکھدے پیشوا لکھدے چاہے ڈبیاں دے ناخدا لکھدے  
 لکھدے شمع سبل یا مصدر کل چاہے منبع جود و سخا لکھدے  
 لکھدے عاشقاں دامتدا چاہے۔ چاہے ابر حبیب خدا لکھدے

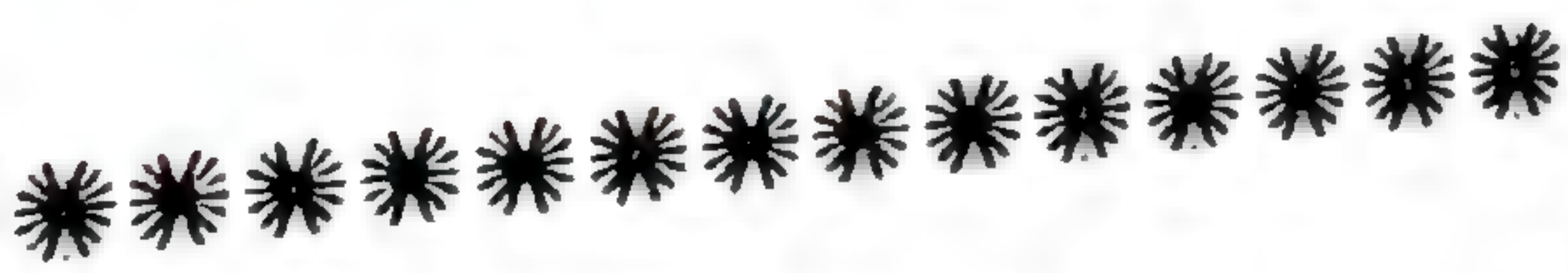
## ولادت

کرو عرشیوں فرشیو خوشی سارے آماج ختم المرسلین دی اے  
 آیا دکھیاں دے دکھ و نڈاؤن والاتے مدد کرن والا ہر مسکین دے اے  
 اوہدے قدم مبارک دی نال برکت عزت فلک توں ودھ گئی زمین دی اے  
 ول فرش دے ابر ہے چلی اوندی ہاں مخلوق اج عرش بریں دے اے



## حبیب خدا آکھاں

کچھ سمجھ دے وچہ نہیں آوند اے کی میں آپ نوں خیرالورا آکھاں  
 احمد - حامد - محمد - محمود آکھاں یسین یا کہ طہ آکھاں  
 آکھاں جملہ ختم رسل شاہا یا کہ باعث ہر دوسرا آکھاں  
 ہاں رحیم آکھاں یا کریم آکھاں مصطفیٰ یا کہ مجتبیٰ آکھاں  
 راز حق یا شان خدا آکھاں یا کہ میں نور کبریا آکھاں  
 سبز گنبد دے آکھاں مقیم شاہا یا کہ زینت عرش علیٰ آکھاں  
 شرح روکدی اے جے خدا آکھاں عشق روکدا اے جدا آکھاں  
 اے پر حفیظ مراتب ایہہ رائے دیندا کہ ابر حبیب خدا آکھاں



لٹ لے اے تصور یا رلٹ لے میرا دین لٹ لے تے ایمان لٹ لے  
 دل لٹ لے لٹ لے جن میری حسرت لٹ لے میرے ارمان لٹ لے  
 مان لٹ لے لٹ لے تان میرا آن بان لٹ لے سب سامان لٹ لے  
 پھکا تک نہ ابردا چھڈ باقی میری ہستی وی ساری دکان لٹ لے



## پایا میرے ہی نبی توں جو پایا

پایا میرے ہی نبی توں جو پایا وڈے وڈے جہان تھیں نیاریاں نے  
 سیاہی رات نے آپدی زلف توں لئی سفیدی صبح نوں بخشی رخساریاں نے  
 چاننی آپ دے متھے توں چند پائی دمک دنداں توں لئی ستاریاں نے  
 منگی روشنی سورج نے مکھڑے توں لالی لبھاں توں فلک دے کناریاں نے  
 رستہ کہکشاں منگیا مانگ کولوں اتے نور فرشتیاں ساریاں نے  
 رونا آپدے رونے تھیں لیا بدلاں ہسنا بجلی دے پایا چمکاریاں نے  
 لچک شاخاں نے نازکی ہوانے لئی تے اڑائی رنگت پھلاں پیاریاں نے  
 اوتھے فیروہی نہ ابر کوئی کمی آئی پائیاں خوبیاں۔ سب اٹھووں ساریاں نے  
 ہووے کیوں نہ اوہ سر بلند جس نے درِ نبی تے سیس جھکایا ہووے  
 ہووے سدا دی زندگی اونہوں حاصل جہنے عشق وچہ خود نوں مٹایا ہووے  
 اوہو یار تھیں ہے با خبر ہندا جہنے اپنا آپ پھلایا ہووے  
 اوہنوں قیامت دے سورج دا ڈر کاہدا ابر جس تے محمدؐ دا سایا ہووے



## شان آقا

جو خدا بلائے سو بولدے اور بس ہو مولا دی تسان ن زباں آقا  
 میں قربان جاں آپ دی گفتگو توں گفتگو اے عین قرآن آقا  
 سفر آپ داداہ سبحان اللہ جنہوں کہندے نے عرش یزدان آقا  
 تے سواری نیاری حضور دی اے جس دا نام براق ذیشان آقا  
 موسیٰ دیکھ تجلی بیہوش ہوئے ڈٹھاتساں بے پردہ رحمان آقا  
 اکھ تک دی جھمکی نہ ویکھدیاں تینڈے دیکھن توں میں قربان آقا  
 من مہر و ماہ تینڈے اشاریاں نوں بلکہ ہر شے اے تابع فرمان آقا  
 مرضی آپ دی مرضی خدا دی اے دید اپ دی دید سبحان آقا  
 کعبہ عاشقاں دا نقش پاتینڈا الفت آپ دی عین ایمان آقا  
 منکر آپ دی ذات دا ہے کافر تے من والڑا اے مسلمان آقا  
 اوہناں گلایاں دی قسم خدا کھاوے پھرے تسان جھتے واہ و اشان آقا  
 ودھ کے جنت تھیں تسان دادراقدس تے ہے روح الامین دربان آقا  
 کھانا آپ سندا روٹی جو دہی اے اتے ملک اے دونوں جہاں آقا  
 کرے کی تعریف ایہہ ابر عاجز ہے خدا تینڈا مداح خوان آقا



## نعت شریف

شہر مدینے والیا دے جا جمال پل دی پل  
 میں تڑی تے سوہنیا ہو جا دیاں پل دی پل  
 اوڑھ کے کملی کالڑی دے جا توں اک دکھالڑی  
 سوہنیاں شانناں والیا من لے سوال پل دی پل  
 موئی ہوئی میں جیو ساں تیتھوں صد قرے تھیو ساں  
 حسن دی جھلک جے کدی دیوےں دکھال پل دی وپل  
 لگے نہ پیر فرش تے پہنچے دماغ عرش تے  
 خواب دیوچہ ہی جے کدی دیوےں جمال پدی پل  
 دکھڑے دور ہون سب شاہ عرب حبیب رب  
 لاؤو جے میں غریب نوں سینے دے نال پل وی پل  
 اکھیاں تھکیاں میریاں کر کر اڈیکاں تیریاں  
 ابر دیوانگ روساں سن لے توں حال پدی پل



## شاہ مدینہ

بطرز:- دکھیاں دی بیڑی کھانے ہلارا

عرض اسماں دی سن لو خدارا      شاہ مدینہ بخشو نظارہ  
 کرماں والے جان مدینے      کرکر زیارت ٹھارن سینے  
 ساڈا وی جائے چمک ستارا      شاہ مدینہ بخشو نظارہ  
 بحر نماں وا ٹھاٹھاں مارے      بیڑی آن پئی منجدھارے  
 تیں بن ویوے کون سہارا      شاہ مدینہ بخشو نظارہ  
 کم دکھیاں دے آون والے      ہر اک دا غم کھاون والے  
 فرقت تینڈی ناہیں گوارا      شاہ مدینہ بخشو نظارہ  
 میں دکھیا دے سن سن نعرے      رون پئے اسمان تے تارے  
 میں ان تارو دور کنارا      شاہ مدینہ بخشو نظارہ  
 میں دکھیا دی سن لو زاری      دکھلاؤ للہ صورت پیاری  
 موہ لیا جس نے عالم سارا      شاہ مدینہ بخشو نظارہ  
 عاجز ابر تے کمر کماؤ      وچہ قدماں دے سد بلاؤ  
 دکھلا دیو دربار دوبارہ      شاہ مدینہ بخشو نظارہ



## نعت شریف

دیکھ لو رج رج کے اکھیونی مدینہ آگیا  
 رحمتاں تے برکتاں دا ہے خزینہ آگیا  
 گن دے گن دے انگلیاں تے دن جدائیاں والڑے  
 کامیابی دا مبارک ہے مہینہ آگیا  
 بہندا اٹھدا ڈگدا، ڈہندا، پچھدا، گچھدا رات دن  
 اپنے آقا دے دوارے تے کمینہ آگیا  
 رڑ دا کھڑ دا بحر غم وچ میرا ایک مدت دے بعد  
 فضل حق تھیں ہے کنارے تے سفینہ آگیا  
 آؤ دوڑو بھر لوو سب اپنی اپنی جھولیاں  
 فیض سندے موتیاں دا ہے دفینہ آگیا  
 پیارا پیارا سبز گنبد دیکھ کے دل بولیا  
 ابر مقصد دی انگوخی دا گمینہ آگیا



# رحمت دو عالم

بطرز: تیرا غم رہے سلامت

اے رحمت دو عالم بگڑی میری بنانا

صدقہ نواسیاں دا مکھڑا پیا دکھانا

وچہ تیریاں اڈیکاں گزری اے عمر ساری

ہن تے ہے وقت آخر آنا ہاں للہ آنا

تیرے ہجر نے ایہہ تن من سٹیا اے پھوک میرا

کدی خواب وچہ ہی آ کے شربت وصل پلانا

ڈبے تراؤن والے اجڑے بساون والے

میرے دل دی اجڑی ہوئی دنیا وی آبسانا

چھڈ کے تیرا دوارہ جاواں تاں کتھے جاواں

تیرے پاک دروے باجوں میرا ہے کوئی ٹھکانا

پردہ پسند ہے تے اکھیاں دے پردیاں تھیں

میرے دل دے وچہ ایہہ پردے چھپ چھپ کے آسمانا

میریاں امیدیاں سندی مرجھا گئی اے کھیتی

کدی ترس کھا کے، اس تے ابر کرم دسانا



## نعت شریف

نبیؐ جی نے خواب چہ آ کے کملی نوں لٹیا اللہ  
 مکھ وانضی دکھلا کے کملی نوں لٹیا اللہ  
 سوئی و القمر پیشانی واشمس رخسار نورانی  
 واللیل اوہ لٹ لٹکا کے کملی نوں لٹیا اللہ  
 اوڑھ کے تے کملی کالی شان منزل والی!  
 مٹھے مٹھے بول سنا کے کملی لٹیا اللہ  
 اکھیان نورانیاں چہ مست مستانیاں چہ  
 سرمہ مازاغ دا پا کے کملی نوں لٹیا اللہ  
 سوہنا حایم سینہ عطروں سی ودھ پسینہ  
 ہولی ہولی مسکرا کے کملی نوں لٹیا اللہ  
 اس بھولے بھاڑے نے اللہ والڑے نے  
 وارثی منے پلا کے کملی نوں لٹیا اللہ  
 پھر ساں ہو ابر دیوانی دے نہ اوہ شکل نورانی  
 جہنے راتیں نازو دکھا کے کملی نوں لٹیا اللہ



# نعت شریف

جو پی لے زندگی میں ایک پیانہ محمدؐ کا!

رہے وہ عمر بھر واللہ مستانہ محمدؐ کا!

کوئی سمجھے تو کیا سمجھے کوئی جانے تو کیا جانے

وہ عالم کی خبر رکھتا ہے دیوانہ محمدؐ کا

ہزاروں بے پئے سرشار ہو جاتے ہیں ایک پل میں

گذر جائے جدھر سے کوئی مستانہ محمدؐ کا

وہ دل ہے دل کہ جس دل میں بسی ہو آپ کی الفت

وہ سر ہے سر کہ جو ہو جائے نذرانہ محمدؐ کا

فرشتے عجز سے جس در پہ آ آ سر جھکاتے ہیں

وہ ہے دربار گوہر بار شاہانہ محمدؐ کا !

نجف میں کربلا بغداد میں اجمیر و دہلی میں!

کھلا ہے ہر جگہ پر ابر میخانہ محمدؐ کا



# جنت دی کیاری

خداجے لجادے مدینے نوں جاوان  
 تاں رج رج کے دیدار روضے دا پاواں  
 کراں جان و دل سبز گنبد توں صدقے  
 تے جالی نوں چم چم کے اکھیاں نوں لاواں  
 اوہ جنت دی کیاری پیاری چہ بہہ کے  
 زیارت کراں پیاس دل دی ° بجھاواں  
 پھراں روضہ پاک دے میں چوہیرے  
 دروداں دے پھل رات دن ہی چڑھاواں  
 ہو جائے میرا خاتمہ وچہ مدینے  
 ایہہ پنجاب دل نہ کدی مڑ کے آواں  
 ہے جنت تھیں افضل اوہ روضہ پیارا  
 کہ جتھے تے ٹھنڈیاں ہواواں تے چھاواں  
 ہے دار الشفا ابر در مصطفیٰ دا  
 آپاؤندے نے ہر مرض والے شفاواں



## نعت شریف

بطرز:- دلا شہر جایا ردانظارہ لین دے

پہرے دار نہ توں روک جالی چم لین دین  
تھوڑی دیر سانوں روئے دے توں کول بہن دے

للہ روک نہ توں پیارے سانوں لین دے نظارے

اساں صدمیاں دے مارے مساں پہنچے ہاں دوارے

ذرا جلے ہوئے کلجے وچ ٹھنڈ پین دے

تیرے عشق ستایاں ہوئی وانگ سودائیاں

کدی خواب چہ آجا میریاں سن لے دہائیاں

گل پا پلڑا میں نٹ عرض گزاراں

آجا ماہی عرب دے میریاں سن کے پکاراں

سیاں گیاں مدینے دل دے مقصد پائے

میں پئی ہندوچہ تڑپاں پل اک چین نہ آئے

اللہ جانیں جیویں میں پئی وقت گزاراں



آجا ماہی عرب دے میریاں سن لے پکاراں  
میری وچہ اڈیکاں لب تے جان ہے آئی

رہیاں من دیاں من وچہ پیا جات نہ پائی  
مل جا جاندی واری تتی تن من واراں

آجا ماہی عرب دے میریاں سن کے پکاراں

برہوں پھوک جلایاں ترپاں وانگوں پارے

رو رو ابر دے وانگوں نت ماراں نعرے

لے لے نام میں تیرا پئی سینہ ٹھاراں

آجا ماہی عرب دے میریاں سن لے پکاراں

## معراج

بن سنور کے فرش توں عرش و لے ہے معراج نوں نبیٰ فیضان چلیاں

ایسی عشق نے حسن نوں کشش کیتی کہ مکان والا لامکان چلیا

آیا فرش تے جو میزبان بن کے ہو کے عرش بتے اج مہمان چلیا

بتلا نور دا اے ابر نوریاں دے پورے کرن نوں ولی ارمان چلیا



# والیل لٹ

میں تینڈی یا محمد نازد ادا دے صدقے  
 والیل لٹ دے قرباں مکھ اٹھی دے صدقے  
 عاصی تے نظر رحمت کر دے معراج والے  
 دے دے وجو چاہیں دینا دو جگے راج والے  
 نہ موڑ در توں خالی اے نوری تاج والے  
 میں جان و دل تھیں تیرے دست سخا دے صدقے  
 ہر جا تیرا جلوہ واللہ پیارے میرے  
 اک کی مدینے ہر اک سینے چہ تیرے ڈیرے  
 سب عرش فرش والے شیدا نے شاہا تیرے  
 تینوں جہنے بنایا اس خدا دے صدقے  
 شمس اٹھی دے صدقے بدر الدجی دے صدقے  
 نور الہدیٰ دے صدقے کہف الواری دے صدقے  
 صدر العلّیٰ دے صدقے خیر الواری دے صدقے



میں مصطفیٰ دے قرباں میں مجھے دے صدقے  
 تیرے نواسے پیارے زہرہ دے جگر پارے  
 مولا علی دیاں اکھیاں دے شاہا تارے  
 من دا ہی خود خدا وی جہاں دے ناز سارے  
 امت توں ہو گئے اوہ وچہ کربلا دے صدقے  
 مہکے اوہ پھل بن بن تکیا جو ول خاراں  
 ہاں ہاں لب دہن تھیں بخشی شفا بیماراں  
 گئے فیض یاب ہو ہو درتوں تیرے ہزاراں  
 ابر کرم میں تیری چشم عطار دے صدقے

## الفت نبی دی

الفت نبی دی عین ایمان سمجھو جے نہیں آپدی الفت تاں ایمان وی نہیں  
 بناں آپدی الفت دے سمجھ اندر آسکدی آپدی شان وی نہیں  
 الفت آپدی جیکر نہ ہوے دلوچہ تے مل سکا کدی رحمان وی نہیں  
 الفت آپدی جس انسان نوں نہیں اوہ انسان کی بلکہ حیوان وی نہیں



## در محمد ﷺ

محمد دے دے رہے تھے رسائی نہیں ہندی  
 کے بل ہدا ایہ ہدا ہی نہیں ہندی  
 میرے راستہ دن دے ایہ دے نہیں ملدے  
 کے بل بھی المہاں نہیں انجو نہیں ملدے  
 میں ورثہ نوں پھرکاں اوہ پردا نہیں چکدے  
 فی ٹہرے میری کیوں سائی نہیں ہندی  
 ہون پر تاں اڑ کے مدینے میں جاواں  
 تاں ذکر رو رو اپنے نبی نوں سناواں  
 اوہ جالی نوں ہم ہم کے اکھیاں نوں لاواں  
 کراں کی ہجر تھیں رہائی نہیں سندی  
 میں دکھیا کراں رو رو دن رات نالے  
 اے دو جگ دے مشکل کشا کلی والے  
 تیتھوں فیض پاؤندے نے سب گورے کالے  
 تاں میری کیوں مشکل کشائی نہیں ہندی  
 غماں دے میرے سر تے نت ابر گھڑکن  
 ہدائی والے خار سینے چہ  
 تاں دیدار نوں سیدا دیدے پھرکن  
 ایہناں کولوں بس ہن سائی نہیں ہندی



## نور خزینہ

ماہی مدینے والے دی فرقت رات دے میرا جیوڑا جلائے

ہر دم بستر غم تے پھڑکاں اک پل موہے چین نہ آئے

جے کوئی روضے پاک تے جائے میں تتری تے کرم کمائے

سیس نوا کے اشک بہا کے میرا پیانوں حال سنائے

شہر مدینہ نور خزینہ دیکھ کے جسوں ٹھرواے سینہ

ہے ایہہ تمنا میں دکھیانوں مولیٰ کدی اک بار دکھائے

سپنے چہ آ کے درس دکھا کے چھوڑ گئے مینوں کملی بنا کے

بیتیاں برساں دیدنوں ترساں مورے پیا مڑمول نہ آئے

اے ہے چھائے بجلی ڈرائے پی پی پیہا کوک سنائے

پی بن پاپی جی میرا پھڑ کے نکلے صدا نت ہائے ہائے



## تقدیم

دیکھ لوں تقدیم ہاؤں نہیں دیندی  
 ہاں دیدار دوشے دا پاؤں نہیں دیندی  
 جہاں جالیاں وچ ہے دا جگ دی رمت  
 ایہہ او جالیاں جینے لاؤں نہیں دیندی  
 ہرے ہرے کوہ دے کر کے اظہارے  
 مکی سانوں دل دی بجھا دن نہیں دیندی  
 در مصطفیٰ اتے جا کے اسماں لوں  
 ایہہ دکھڑے دلاں دے سناؤں نہیں دیندی  
 جہاں گلیاں وچ پھویاں حضرت دی تکیاں  
 ایہہ پکاں جا اوتھے بچھاؤں نہیں دیندی  
 جتھے نور دے ابر دن رات برسن  
 ایہہ او خاک آئیں چہ پاؤں نہیں دیندی



## نور خانہ

یا بنی مصطفیٰ۔ یا حبیب خدا۔ لے آناں میری بکڑی ہوئی نوں بنانا  
 میں ہاں تینڈا گدا۔ مینوں بحر خدا۔ خیر پانا۔ میری بکڑی ہوئی نوں بنانا  
 ہن گھٹاں غم دیاں سرتے پھایاں۔ سینے لاٹاں بھر نے لایاں  
 کملی والے پیا۔ آکھے رو رو جیا۔ ترس کھانا۔ میری بکڑی ہوئی نوں بنانا  
 میری تانگاں چہ عمر وہائی نہ کدی آپنے جھات پائی  
 میری بخشو خطا۔ چاکے گھونگھٹ ذرا۔ مکھ دکھانا میری بکڑی ہوئی نوں بنانا  
 دونوں عالم دے اے راج والے اے پیا نور دے تاج والے  
 جھکیا اسری دی شب۔ اگے آپ دے سب نور خانہ میری بکڑی ہوئی نوں بنانا  
 بخشو ایسی نظر اے پیارے دیکھاں ہر جا میں تینڈے نظر اے  
 ہے ایہہ میری سنگ اپنی الفت فارنگ آچہ عانا۔ میری بکڑی ہوئی نوں بنانا  
 جد دیہاڑا قیامت دا آوے سب دی نیکی بدی توی جاوے  
 اس دن ابر کرم۔ میری رکھنا شرم بخشوانا میری بکڑی ہوئی نوں بنانا



## در پچماں یاد یوار پچماں

روشنی نہ رہی نہ ہوش اتنی کہ میں در پچماں یاد یوار پچماں  
 پچماں گل سنہری یا سبز گنبدیاں ایہہ جالیاں یا کہ مینار پچماں  
 پچماں صحن مسجد یا محراب و منبر یا ستون سوہنے طرحدار پچماں  
 یا جو باہر اندر چمکاں مار دے نے، اوہ میں اکھیں نال انوار پچماں  
 پچماں جنت خاتون دا پاک حجرہ یا میں ایس دے نقش رنگا پچماں  
 پچماں باب جبریل یا جائے صفہ ریاض جنہ ہو غار پچماں  
 ہر اک چیز اتھے چمن دا لڑی اے کیہڑی پھڈاں تاں کیہڑی میں یار پچماں  
 عشقوں کہیا دل نے کہ ابر باری باری ہر ایک چیز ہی نال پیار پچماں

## مدینے دی گل

لکھاں جنتاں ہوں غار استوں دساں کی میں شہر مدینے دی گل  
 دھ بیان دے آونی ہے مشکل اس نور دے پاک خزینے دی گل  
 صدقے او تھے دے جاواں باشندیاں توں کردے ہیں اوہ ہر اک قرینے دی گل  
 دیکھو کرن جیہیں او تھے دی مدح خوانی یارو بن گئی ابر کہینے دی گل



# مدینے دیاں پاک گلایاں

بھڑکے اسماں جان کے میٹ لئی اکھوے

سارے جگ توں نے لگدیاں بھلیاں  
 رہیاں مہک جوں بہشت دیاں گلایاں  
 مدینے دیاں پاک گلایاں  
 اونہاں گلایاں نوں جہیزے دیکھ پاوندے  
 اوتاں جنتاں نوں ہن بھل جاوندے  
 ترگیاں او جہاں نے ہن ملیاں  
 مدینے دیاں پاک گلایاں  
 اونہاں گلایاں چہ سونہا رہیا پھر دا  
 سانوں دیکھنے دا چاہے بڑے چر دا  
 اوتھے نبی دیاں لگیاں نے تلیاں  
 مدینے دیاں پاک گلایاں  
 اوہناں گلایاں تو تن من وارے  
 نال پکاں دے اوہناں نوں بہاریے  
 اوتاں رتے چہ عرش نال رلیاں  
 مدینے دیاں پاک گلایاں



لے جاتے روئے پاک دا دیوار  
 لے کھات دا ہاتھ ہاتھ ہاتھ ہاتھ  
 کھکاراں نوں الیک دیاں گلیاں  
 مدینے دیاں پاک گلیاں

بھاپا رب نوں جو انہاں دا سچاوناں  
 جو پا تہوں اوتھے ہی جی دا آوناں  
 سب آفتاں بلاواں اوتھوں گلیاں  
 مدینے دیاں پاک گلیاں

اوتھے نوری ہن رات دن آوندے  
 پھل روٹے تے دوروداں دے چڑھاوندے  
 لے دے پیش نے سلاما دیاں گلیاں  
 مدینے دیاں پاک گلیاں

اوتھے ابر ہن ریتاں دے وسدے  
 اوتھے روندے جو اوتھے جا کے بندے

سیاں رل مل دیکھنے نوں چلیاں  
 مدینے دیاں پاک گلیاں



## حضرت بلالؓ کی شان میں

عاشق اک نبی سرورِ عالم بلال سدا دے  
 ماراں رات دنے اوہ کھاوے اف نہ لب تے لیاوے  
 تے ریتا تے اس تائیں ظالم پنے لٹاؤں  
 پتھر پیٹ تے دکھن تتیاں کوڑے برساؤں  
 ہتھیں چیریں ٹھوکن میخاں دیون سخت سزاواں  
 عاشق آکھے مڑاں نہ عشقوں بھاویں میں مر جاواں  
 ظالم آکھن نام محمدؐ بھڈ دے توں نت لینا  
 عاشق آکھے کہ بس مینوں پھیر نہ اے گل کہنا  
 کیونکہ نام پیارے والا ہے میری زندگانی  
 ایس سہانے نام اتوں میں ہو جاواں قربانی  
 اس دے عشق جے اس تائیں رنگ مجیب دکھایا  
 لے پہنچا دربار تے اس نوں تے دلبر گل لایا  
 پوریاں ہویاں دلی مرادوں بھل مجھے دکھ سارے  
 نال خوشی پھر ابر اوہ عاشق ہر دم رنج پکارے  
 صلی علیٰ نبینا صلی علیٰ محمدؐ - صلی علیٰ نبینا صلی علیٰ محمدؐ



## حضرت اولیس قرنیؓ کی شان

عاشق احمد ذیشان اولیس قرنیؓ

تجھ پہ صدقے یہ میری جان اولیس قرنیؓ

سن کے دندان محمدؐ کا شہید ہو جانا

توڑ ڈالے سبھی دندان اولیس قرنیؓ

عمر بھر خدمت حضرت میں ہوا نہ آنا

پر ہوئے عشق میں سلطان اولیس قرنیؓ

جب سنا آپؐ نے کہ اوڑھتے کبیل ہیں حضورؐ

کری کبیل ہی میں گزران اولیس قرنیؓ

کڑتے حضرتؐ نے دیا آپؐ کو اور بھیجا سلام

واہ تیرا مرتبہ سبحان اولیس قرنیؓ

بخشش امت عاصی کی دعا کا بھی تمہیں

کیا حضرتؐ نے تھا فرمان اولیس قرنیؓ



زندگی عشق محمدؐ میں گزار دی ساری

تیرے صدقے تیرے قربان اولیس قرنیؑ

کرتے حضرتؐ تھے دعا شہر تیرے کی جانب

کھول کے اپنا گریبان اولیس قرنیؑ

کہ مجھے قرن سے آتی ہے نسیم الفت

تھا نبی پاکؐ کا فرمان اولیس قرنیؑ

مرتبہ آپ کا تو آپ خدا ہی جانے

کیا کرے ابر بھلا بیان اولیس قرنیؑ

مدح حضرت امام الاولیاء سیدنا وارث پاک

طاب اللہ ثراہ

تیرا نام لیاں کھلے دلدی کلی حاجی وارث علی حاجی وارث علی

میں ہاں پروانہ شمع نورانی ہیں توں مولا مشکل کشادی نشانی ہیں توں



زہرا فاطمہ دا دل جانی ہیں توں کراں صفت کی میں میرے زندہ دل

حاجی وارث علی حاجی وارث علی

تیری صورت جو دیکھتے تو یوانہ مانی ہے پانویکھے اکھیاں جو اوہ مستانہ رہے

لب تے اوسدے بس ایسا ہی ترانس دیکھا رہیں صدقہ تیرے ہم شبیہ علی

بہ جلدی و ابرتخ علی ایلیا حاجی وارث علی

صدقہ حسن حسین و اکرم کما میری اکھیاں چہ وس میرے دل و چہ سما

میں ہاں تیرا شاہد میتوں بکھتہ نہ دھچکایا فی میری وچہ ہے وچھوڑے دے جان چلی

حاجی وارث علی حاجی وارث علی

قبلہ بیدم دا ساڈے تے بیا یہ رہے متوانی سلیس خدماں چہ تیرے نوایا رہے

تیرے دوارے تے بستر جمایا رہے ودھ کے جنت تھیں ہے سانوں تیری گلی

حاجی وارث علی حاجی وارث علی

دوتوں خالی نہ کوئی نساں موڑیا ملیا سوا اوس نوں جو کسے لوڑیا

مئے ہو یاں دلاں توں تسلیں جوڈیل جازن کرو ابروی بھی دور ہن بے کلی

حاجی وارث علی حاجی وارث علی



## چادر

میرے آقا میرے وارث میری سرکار دی چادر  
 غریباں بکیساں دکھیاں دے ہے غمخوار دی چادر  
 ہاں چن چن پھل دروداں دے بڑے چاتھیں سجائی اے  
 علی دے لال تاں زہرا دے ایہہ دلدار دی چادر  
 چھما چھم ہو رہی بارش ہے اتے اسدے رحمت دی  
 ایہہ ہے کل اولیا دے قافلہ سالار دی چادر  
 ہاں جس پیارے دے ملنے تھیں پتہ اللہ داملدا اے  
 کی دساں ہے ایہہ اس سید سخی سردار دی چادر  
 بسا کے عطرت تھیں ملک اسنوں لیائے نے  
 ہے کر دی تر دماغاں نوں تاں سینے ٹھار دی چادر  
 آؤ دیکھو چشتیو دیکھو تاں جلوے ذرا اس دے  
 دکھاؤندی نقشہ ہے اجمیر دا سرکار دی چادر  
 ہے در تے کر رہیا عرضاں ایہ تنڈا ابر وارث  
 کرو منظور مولا ایہہ جگر افگار دی چادر



## بیدم ماہی

میرے مولیٰ کرم کمایانی  
 جہنے رنگ عجیب چڑھایانی  
 نی ادوارث پاک دا پیارا  
 جنہیں جام محبت پیایا

میں بیدم ماہی  
 میں بیدم ماہی  
 اتے ٹیٹیاں دلاں دا سہارا  
 جنہیں جام محبت پیایا

میں بیدم ماہی پایا

نی اوہ چشتی نظامی سوہنا  
 اوہدے سر پنجتن دا سایا

ہراک دے دل نوں موہنا  
 اوہدے سر پنجتن دا سایا

میں بیدم ماہی پایا

اوہدی صورت اللہ والی  
 بن پیتیاں نشہ چڑھایا

میں دیکھ ہوئی متوالی  
 بن پیتیاں نشہ چڑھایا

میں بیدم ماہی پایا

نی اوہ پتلا مہرو وفا دا  
 سانوں الفت نال پڑھایا

جنہیں سبق آ صبر و رضا دا  
 سانوں الفت نال پڑھایا

میں بیدم ماہی پایا

اوہدے نال جواکھیاں لاؤن  
 اوہدا مولیٰ شان ودھایا

دو جگ وچ اوہ تر جاون  
 اوہدا مولیٰ شان ودھایا

میں بیدم ماہی پایا



جتھے بینہ رحمت دا وسے  
جتھے وارث ڈیرہ لایا نی

فی اوہ دیوے شریف وچ وسے  
جتھے وارث ڈیرہ لایا !

میں بیدم ماہی پایا

نت یاد ہاں اسنوں کردا  
جنہیں راہ حقدا دکھلایا نی

میں ابرہاں اسد بردا  
جنہیں راہ حق دا دکھلایا

میں بیدم ماہی پایا

## رباعیات

صلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ صلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ

## در حبیب<sup>م</sup>

آلے آ گیا در حبیب آئے دل رج رج کے زیارتاں پالے توں  
ادبوں جالیاں کول کھلو کے تے ہو جادست بستہ سر جھکالے توں  
کر کے پیش دروداں دے پھل پہلے فیرداستاں غم دی سنالے توں  
ابز رحمتی چھما چھم برسدے نے اگاں دل دیاں خوب بھالے توں



## عالی دربار

عالی سمجھ کے شاہا دربار تیرا حاضر ہو یا ہاں میں انکساری لے لے کے  
تیریاں رحمتاں دے دے ہو ہے دیکھ کھلے بس میں آ گیا ہاں گنہگاری کی کے  
تیرے کرم دے سو ہنیا زور اُتے ہے غلام حاضر شرمساری لے لے کے  
لاجاں والیا رکھ لے لاج اسدی ابر آ گیا اے اشکباری لے لے کے

## سلام آقا

برساں صدے فراق دے جھل کے تے حاضر ہو یا اے درتے غلام آقا  
چڑھیا سورج وصال بخت جا گے ختم ہجر والی ہوئی شام آقا  
کتھے عالی دربار تے میں کتھے بس ایہہ آپ دا ہے سب انعام آقا  
کرلود ہن اپنے ابر سند ایہہ قبول صلوٰۃ و سلام آقا

## درد

درد و الاهی درد دی سار جانے اوہ کی درد جانیں جنہوں درد ناہیں  
کوچے یار دی پہنچے نہ گرد تک اوہ رستے عشق وچہ ہوئے جو گرد ناہیں  
دل وچہ درد ناہیں رنگ زرد ناہیں آہ سرد ناہیں بس اوہ مرد ناہیں  
اوہ کی تڑپنا پھڑکنا ابر جانے وجی عشق سندی جہنوں کرد ناہیں



## برسات گزرے

اوہ کی دوزخ تے جنت نوں کرے جسدی عشق یار دیوچہ ہر بات گزرے  
 اوہ سکھاندی بھلا کی سار جائے جہدی دکھاں دیوچہ حیات گزرے  
 اوہنوں پتہ کی نیند کی ہوندی اے تارے گندیاں جہدی ہر رات گزرے  
 اوہ کی لطف برسات دا ابر جانے جہدی بناں برساتھ برسات گزرے

## غیب دان

لوے رب نوں دی جہڑا دیکھ اُسنوں بعضے کہن ایہہ غیب نہیں جاوندا اے  
 خبراں گلایاں پچھلیاں بنی دے نہیں انت کچھ اوسدی شاں دا اے  
 سرتوں پیر توڑنی اوہ نور سوہناں جامہ نیاں آوہدا انسان دا اے  
 اپنی مثل جو آکھسن اوہناں دے پھر دسو کی اعتبار ایمان دے اے  
 چابیاں آپ نوں کل خزان دیاں دیتاں اوہنے جو مالک جہان اے  
 جہڑا کہے نہیں مالک اوہ کسے شے دے سمجھو منکر اوہ ابر قرآن دا اے

## منگناں

اے کوثر دے ساقیا تیرے کولوں میں ایک تیری محبت دا جام منگناں  
 تیرے عشق وچہ پھراں ہو مستانہ بس میں ایہو اے خیر الانام منگناں  
 منگناں حورو غلمان نہ جاہ و حشمت تیرے قدماں چہ رہنا مدام منگناں  
 ہور کچھ دی ابر میں منگدا نہیں اک درد تیرا صبح و شام منگناں



## سواری گئی

فرشوں پاک محمد دی عرش اُتے اکھ جھمکن تھیں پہلے سواری گئی  
ایہہ وصال سنگ نور دے نور داسی ہر ایک چیز دی حرکت کھلیاری گئی  
دیکھ دیکھ کے آپ نوں حور ہر اک کوئی ہوئی صدقے کوئی واری گئی  
ابر قدم حضور دے چمنے تھیں دور عرش دی بے قراری گئی

## مقام دنی

پہنچے جدوں مقام دنی حضرت فرق ختم ہوئے اُچیاں نیچیاں دے  
اوہو اوہدے مقام نوں پاوندے نے واقف ہون جو یار دے ٹپچیاں دے  
وچہ جنت دے آپدی قدم بوسی جھک جھک کر دے سن پھل باغچیاں دے  
حوراں پڑھدیاں ابر درود بیسن کھڑیاں ہو ہو وچہ درتچیاں دے

## ہار گیا

ہے جبریل جو موہری نوریاں دا جا کے سدھری تے ہمت اوہ ہار گیا  
اونہوں بعض اپنی مثل سمجھدے نے اوہ سب توڑ خداں کول یار گیا  
کہیا آپ نے نوریا چل اگے اوہ نہ جا سکیا کر انکار گیا  
مثل کہن والے ہن ایہ ابر دن میہا آر کھیڑا کون پار گیا



## حمد

حمد احد دی لکھے انسان عاجز کتھے حمد اسدی تے انسان کیتھے  
نال پاتی دے فانی دی کہ نسبت اوہدی شان کیتھے ایہہ زبان کیتھے  
اوہ بے حد ایہہ حدوچہ رہن والا پہنچے اوہدے تک ایہدا گمان کیتھے  
اوہ قادر مطلق اوہ دانا بیناں سمجھے ادس نوں ابر نادان کیتھے

## نور آیا

میں قربان جانوں افضل بشر بن کے وچہ جگ دے رب دا نور آیا  
آیا ہر طرف نور پھیلانوں نے نوں تے کرن لئی تاریکیاں دور آیا  
ہندے سن غم ناک جو دے راتیں بخشن اوہناں نوں عجب سرور آیا  
گنہ گارا دے واسطے ابر سوہناں بن کے شافع یوم النشور آیا

## ولادت

ہوئی جدوں ولادت حضور سندی نال ادب سمجھے جا بجا جھک گئے  
شجر ثمر شاخاں کلیاں گل بوٹے پڑھ پڑھ کے صل علی جھک گئے  
جھک گئے جو روغلمان تے عرش کرسی سب دے سب کارن مصطفیٰ جھک گئے  
بعضے بندے نہ جھکے تعظیم اندرائے پر اوہناں دے ابر خدا جھک گئے



## بہار دے دن

زور باغ جہاں تے خزاں داسی حضرت آئے تاں آئے بہار دے دن  
 بلبل چہک پئے مہک پئے پھل ہر سو وچہ چمن دے آئے نکھار دے دن  
 چڑھیاں خوب ہی لالیاں مالیاں نوں پسں رو رو کے جو پئے گزاردے دن  
 چھما چھم برسے ابر رحمتاں دے مولا پھیر دتے ہر دکھیار دے دن

## درود

ولا بھلا دو جگ تے چاہوناں جے تے پڑھیا نبی تے کر صبح شام درود  
 مولا کر دا تاکید تے خود پڑھ دانا لے پڑھ دے نے ملک تمام درود  
 خاص لوگ جس خطے وچہ پڑھن جدوی سن دے آپ نے خیر الانام درود  
 تے ذریعے فرشتے پہنچدا اے پڑھ دے ہین اے ابر جو عام درود

## پنجتن پاکؐ

ایہہ خالق نوں ہر اک تھیں ہین پیارے نبیؐ علیؐ زہرہؐ حسنینؐ واہ وا  
 وچہ جگ دے ہن مشہور سارے نبیؐ علیؐ زہرہؐ تے حسنینؐ واہ وا  
 سمجھو سارے جہاں تھیں ہن نیارے نبیؐ علیؐ زہرہؐ تے حسنینؐ واہ وا  
 سب بیچاریاں وے ابر ہن چارے نبیؐ علیؐ زہرہؐ تے حسنینؐ واہ وا



## لگ گئی اکھ

دیکھو اک حسین دی دل میرا لکھاں اکھیاں دیو چہ ٹھگ گئی اکھ  
ہے نہ غضب کہ دوستو دن دینویں دھاڑا ماریا مار کے دگ گئی اکھ  
اشکاں نال بجھاوناں بجھ دہی نہیں کچھ ایسی لاسینے چہ اگ گئی اکھ  
ابر دہاں کی ایک حسن والڑے دے متھے لگدیاں ایں میری لگ گئی اکھ

## غار ثور

غار ثور دے وچہ اے چند مدنی کول اوہدے اک صدق ستارہ دی اے  
ایدھر سپ دا ڈنگ دی سہی جاندا کری جاوندا اودھر نظارہ دی اے  
ایدھر خطرہ ہے دل وچہ کفار سندا پیش نظر اودھر یار پیارا دی اے  
ابر سپ دے زہر دا اثر ایدھر اودھر دیوندا عشق ہلارا دی اے

## دو عاشق

دو عاشق وچہ ثور ہو گئے کٹھے مار غار ایدھر یار غار اودھر  
ایہہ دیدنوں ترے اودید کرے بیقرار ایدھر باقرار اودھر  
انہیں ڈنگیا نہ اس نے اف کیتی زہر دار ایدھر وفادار اودھر  
مقصد دو ہاندا ابر ہو گیا پورا ایہہ ثار ایدھر او بلہار اودھر



## نظارہ ہووے

مزا آجاوے جے بلندیاں تے میری قسمت دا مولا ستارہ ہووے  
 ہوواں وچہ مدینے دے میں ایدھر کملی والے دا اودھر دوارا ہوئے  
 ایدھر ہوواں میں کھڑا درود پڑھدا اودھر جالیاں وچوں نظارہ ہوئے  
 دم نکلا ہوئے ابر ایدھر پیش نظر اودھر نبی پیارا ہوئے

## نوری برساتاں

نہیں بھل دیاں اساں نوں کسے ویلے او نوری برساتاں مدینے دیاں  
 رضواں جنت دی صبح نوں بھل جاوے دیکھ لوے جے راتاں مدینے دیاں  
 لتھا ہو یا اے عرش زمین اتے کی پچھدے اوباتاں مدینے دیاں  
 وچہ بیان دے آونیاں ہن مشکل اے ابر صفاتاں مدینے دیاں

## پتھر

سنگ اسود تھیں اعلیٰ نے اوہ پتھر جنہاں پتھراں نبی دے قدم چے  
 جوش عشق دے وچہ میں او پتھر ادبوں اکھیاں تھیں دم بدم چے  
 سنگ اسود دنوں چمیاں کھڑے ہو کے اتے اوہ پتھر ہو ہو غم چے  
 پہنچا عرش کے ابر دماغ میرا جدا وہ پتھر میں رب دی قسم چے



## کملی

جہدی کملی نے کیتی اے خلق کملی دس اسدی اے پیندی مدینے دے وچ  
 لے درود جماعت فرشیاندی صبح و شام ایس لہندی مدینے دے وچ  
 اوتھے بگڑیاں سب دیاں بندیاں نے آس کسے دی نہیں ڈھیندی مدینے دے وچ  
 ہے وجود پنجاب وچہ ابر میرا اتے روح ہے رہندی مدینے دے وچ

## رحمت باری

دساں کی میں چھما چھم برس دی اے نت رحمت باری مدینے دے وچ  
 صدقے باغ جہاں دے اوہدے اپروں جو ہے جنت دی کیارے مدینے دے وچ  
 غنچے دلہے سدا کھلا وندی اے دگ کے باد بہاری مدینے دے وچ  
 ابراہیم اک نہ اک دن لے جاوے گی میری گریہ وزاری مدینے دے وچ

## وقت نزع

وقت نزع اے روندے نے کھڑے سارے ایدھرا ساں تائیں خوشی چڑھی ہوئی اے  
 کہ وچہ قبر دے یاردی دید ہوسی ایہہ گل وچہ حدیث دے پڑھی ہوئی اے  
 اوہ وچہ لحد آملے گاناں جسد دے ساڈی ازل توں ہی اکھ لڑی ہوئی اے  
 او وچہ گور ہنری آکر وچانن جہدی کنی اے ابر میں پھری ہوئی اے



## ترگنیاں

ہوگنیاں ہمیشہ لئی او زندا جہڑیاں عشق محمدؐ چہ مرگنیاں  
اصل وچہ ہے اونہاں دی جت سمجھوسر سر لا بازی جہڑیاں ہر گنیاں  
ہو گیا بس اونہاں تھیں رب راضی۔ راضی جو محبوب نوں کر گنیاں  
جہڑیاں عشق دے وہن وچہ ڈب مویاں ابرو ہیں جہانیں اوتر گنیاں

## ایمان اُتے

پنجتن پاک دے صدقے تھیں یا مولار کھیں آبرو دونوں جہان اُتے  
کریں رد شیطان مردود تائیں رہے کلمہ اخیر زبان اُتے  
فضلوں قبر دی کریں آسان منزل نالے رکھ لئیں لاج میزان اُتے  
ابر تیرے محبوب دا ہے واصف کریں خاتمہ اسد ایمان اُتے

## مست ملنگ ہو جا

دلا شمع رسالت تے شوق سیتی آثار توں مثل پتنگ ہو جا  
خاطر یار دی بے چڑھنا پوے سولی تے پروا نہ کر سولی ٹنگ ہو جا  
تار تار وچہ یار دی جھلک دے ایسا کسے دے رنگ چہ رنگ ہو جا  
چھڈ دوزخ و جنت دے ابر جھگڑے مے عشق پی مست ملنگ ہو جا



## گدا ہو جا

دونوں جگ تے بھلا جے چاہونا ایں دلا عاشق شاہ دوسرا ہو جا  
صدقے ہون آزادیاں تیرے اوپروں توں اسیر وچہ زلف دوتا ہو جا  
چمے اکیر پھر قدم تیرے میرے نبیؐ داتوں خاک پا ہو جا  
شہنشاہ تیرا بھر سن ابر پانی توں محمدؐ دے در دا گدا ہو جا

## لگ گنیاں

وچ عشق بلال کمال کیتی دھماں او ہدیاں پے وچ جگ گیاں!  
دارے وندتوں اولیس سارے جھنیاں عشق ہنریاں وگ گنیاں  
جتھے عشق ہووے او تھے عقل کتھے عقلاں پھک وچہ عشق دی اگ گنیاں  
ابر او نہ اکھیاں مول مڑیاں جہڑیاں سوہنے محمدؐ تھیں لگ گنیاں!

## مصطفےٰ ہووے

دسوا دس غلام نوں کمی کا ہدی آقا جہدا سوہناں مصطفےٰ ہووے  
شہنشاہاں تے رکھے اوہ شرف کیوں نہ جو محمدؐ دے در دا گدا ہووے  
اوہدی رہے کیوں بھلا کوئی اڑی مشکل حامی جس دا مشکل کشا ہووے  
ابر اونہوں طوفان دا غم کا ہدا جہدا ناخدا غوث والورا ہووے



## اکھیاں!

ہر کوئی آکھدا اکھیاں لگ گئیاں پر ہے لادنیاں بہت محال اکھیاں  
 صدقے حضرت دے جائے صحابیاں توں جہڑے لا کے گئے دکھال اکھیاں  
 یا صدیقؑ تے عمرؓ عثمانؓ حیدرؓ چوہاں یاراں نے لائیاں کمال اکھیاں  
 یا پھر حضرت خبیبؓ نے حد کیتی یا پھر لائیاں اولیس و بلالؓ اکھیاں  
 تے یا حضرت حسینؓ نے وچہ کر بل لا کے دسیاں سوہنے دے نال اکھیاں  
 مڑیاں مول نہ میں قربان جاواں ویکھ ویکھ کے کس دے بال اکھیاں  
 ہو یا کنبہ شہید پر او ثابت رہیاں وچہ صبر و استقلال اکھیاں  
 لگ کے نال محمدؐ جو مڑن نہ اوہ۔ دے ابرنوں وی ذالجلال اکھیاں  
 اوہ وی اکھیاں بلا کوئی اکھیاں نے جہڑیاں نال حضور دے جڑ دیاں نہیں  
 جڑ جاوےن جہڑیاں اک واری پھر اوہ لکھ موڑ کدی مڑ دیاں نہیں  
 چھو جاوےن جو آپ دے نال دامن اوہ کسے دی گل توں تھڑ دیاں نہیں  
 ابر جہناں دانی ناخدا ہووے اوہ بیڑیاں کدے وی رھڑ دیاں نہیں



قصیدہ در بیان شاعر عشق حقیقی حضور الحاج فقیر ابر شاہ صاحب ابر وارثی

از ملک گوہر سلک صائم چشتی صاحب فیصل آباد

ایسی وارث نے ابر تے نظر کیتی۔ ابر وارثی قلم کا شاہ بنیاں  
 جھیرے پاسے نوں ابر دا قلم ٹرپا۔ میرے جہیا خاطر اوہو راہ بنیاں  
 قلم ابر دا رحمت دا ابر بن۔ نعت نبی دے موتی برساوند ریہا  
 شاعر پھسے رہے زلف رخسار اندر۔ ابر نغمے محمد دے گاؤند ریہا  
 شاعر کوئی وی اوتھے نہیں برس سکيا۔ جھیری بزم وچ ابر سرکار بر سے  
 جدوی درد بھریا اونہاں شعر پڑھیا۔ ہنجوں اکھیاں چوں لگاتار بر سے  
 چن چن نعت محمد دے پھل غنچے ابر شاہ بہاراں نوں ونڈدا ریہا  
 آپ ریہا روندنا ہجر یار اندر ہاسے دوستا یاراں نوں ونڈدا ریہا  
 نعت گو شعراء نوں خاص کر کے، ہن منزل دے ابر نشان دے  
 جھیرے شاعر نوں دعویٰ اے شاعری دا۔ آوے اوہدے مقام تے آن دے  
 پڑھ پڑھ نعت محمد دی دے راتیں۔ ابر حق غلامی ادا کیتا  
 ابر رحمت تے ابر بہار اوہدی اج وی تازہ بہار دس دی



ابر نور چوں نور دیاں پہن چمکاں لفظ لفظ وچ نویں چمکار دس دی  
 لیکے کرم مدینے دیاں بدلاں چوں۔ ابر کرم تے ابر مدینہ چمکے  
 اوتھے تیک ہے کہدی پرواز ہونی۔ او ہدے ذہن دا جیتے نگینہ چمکے  
 اوہدی ابر محبت محبتاں دی یادگار عظیم کتاب بن گئی  
 روح فردوس دی ابر فردوس اندر۔ صفحے صفحے تے سمٹ کے آگئی اے  
 حسن ابر جمال دے ورقیاں تے ساری شان جمال سما گئی اے  
 نعت گو شعراء وچہ حشر تیکر ابر وارثی دا ریہا نام اوچا  
 صائم عقل حیران ہو پرت آؤندی اینا ابر نوں ملیا مقام اوچا

## شہادت

عاشق سمجھدے عید شہید ہونا چڑھ کے نیزے تے قرآن سناؤن ہس کے  
 راضی اپنے یار نوں کرن خاطر وچہ ہتھیاں دے بچے کہوں ہس کے  
 کرتیم درگاہ خدا اندر نال عجزے دے گردن جکھنوں ہس کے  
 براہ کے بھلے تہائے تن دن وچہ بجدیاں سیس کٹوں ہس گے



# تعزیت

از خامہ گوہر بار جناب دائم اقبال صاحب - دائم  
 بر موقعہ وصال حسرت آیات مداح حبیب الحاج حضرت  
 ابر شاہ صاحب ابردرائی رحمۃ اللہ علیہ  
 کوہستان اخبار دیوچہ پڑھیا میرا ٹرگیا یار ملتان والا  
 حاجی صوفی حضرت ابر شاہ شاعر جانی جان ایمان عرفان والا  
 ابر سنایہ فصاحت تے پان والا ابر موتیاں مینہ برسان والا  
 اوہ قلندر جالندھری اللہ اللہ ابر وارثی پاک زبان والا  
 ابر بلبل باغ حضور انور اندر نعت دے نام نشان والا  
 بیسی گیارہ دسمبر تے سن باسٹھ مینوں گھٹ کلجڑے لان والا  
 عارف - عاشق - درویش - فقیر کامل گھرو گھری پیغام پہچان والا  
 موت آکے بھی اوہنوں نہیں آئی ابر زندہ اے اچڑی شان والا  
 ابر قبر دے وچہ بھی گج ریہا ابر جا کے بھی ناہیں جان والا  
 ابر چھماچھم وسدا اسدار ہسی دھماں دیس پنجاب وچہ پان والا  
 محترم راز گیسوں دراز ماہی سو سو دل وچہ پیچ اڑان والا  
 اوہدے شرف - انعام - احسان - لکھاں اشرف والا انعام احسان والا  
 جنت ابر دے درزی کنیر ادنیٰ بلکہ جنت نون رنگ لگان والا  
 بازو دائم داگیا اے ٹٹ گویا ابر بھائی سی مرد میدان والا



عزیزان اشرف و انعام وارثی احسان وارثی سلمہا اللہ تعالیٰ،  
 دعائیں، میرا یشال ثواب کی مجلس چہلم پر حاضر نہ ہو سکو نگا۔  
 معذرت خواہ ہوں، میری طرف سے دلی تعزیت قبول کریں اور یہ  
 قطعہ تاریخ وفات از قلم جناب الحاج محمد عبدالعزیز شرقی صاحب

## قطعہ تاریخ وفات

سرخیل نعت گویا وہ مدح رسول مقبولؐ

جناب ابرو وارثی رحمۃ اللہ علیہ

خلد میں جم رہی تھی محفل نعت پڑھ رہے تھے ملائکہ صلوات  
 مرحبا کی صدائیں گوش نواز گو نجتے تھے درود کے نغمات  
 جمع تھے سب وہاں مدح رسول پیش کرتے تھے اپنے جذبات  
 یک بیک اک طرف فرشتوں میں وغل ہوا ”آیا ابر رحمۃ نعت“

۱۳۸۳ھ

آپ کا شریک غم محمد عبدالعزیز شرقی